رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

ان اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریۃ

الحکم



چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

پیشگی قیمت سالانہ } (۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عـہ
(۳) ہندوستان سے باہر سے (۴) غیر مذاہب والون سے ۱۲
(۴) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگون سے ۱۲

نمبر ۶ | دار الامان قادیان مورخہ ۱۷ فروری سنہ ۱۹۰۵ء مطابق ۱۱ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۲ھ | جلد ۹

فہرست مضامین

قصیدہ

(از مولوی وزیر الدین صاحب)

یارب مدام شاد زید میرزائے ما
کز فیض اوست رونق بستانسرائے ما
کو اندرین زمانہ نیاورد نور حق
گردید سے چراغ ہمہ خانہائے ما

اے لوگو سوچو خدا کے لئے ذرا
کیون فتح تم سے پاتا ہے میدان مین میرزا
کیون عزت اس کو دیتا ہے اللہ ہر ایک بار
ہر معرکہ مین پڑتی ہے تم پر خدا کی مار
تم سارا زور ناخنون تک خرچ کرتے ہو
آخر خدا کی شان کہ میدان مین مرتے ہو
کیا متقی کی شان ہے قرآن مین یہی
ناکام و نامراد ہو اور شاد مفتری
گر متقی ہو تم تو یہ تقوے عجیب ہے
جسمین خدا کی مار ہمیشہ نصیب ہے
مرزا مسیح نہین ہے تو پھر کیون آ خدا
جلدی نہین پکڑتا بدین کذب و افترا
دشمن تو اس کے لاکھون ہین کیون سارے پست ہین
میدان مین جو نکلتے ہین کہاتے شکست ہین
واللہ یعصمک من الناس ہے سپر
الٰہی مبین کا تیغ ہے اعدار دین کا سر

یہ تیغ یہ سپر انہین آتا نظر نہین
ناحق کٹا رہے ہین سر و سینہ و سرین
کیا مفتری سے فضل اللہ کا یہی نشان ہے
پچیس سال سے بہمہ عز و شان ہے
کیون حق نے لو تقول قرآن مین کہا
کیا آنجناب کرتے بہت سخت افترا
افسوس تم کو کوئی بہی ہوش و خرد نہین
ورنہ وہ کون بات ہے جسکی سند نہین
صادق ہو تم تو پھر تمہین ذلت کی مار کیون
جان توڑ کوششون پہ بہی آخر مین ہار کیون
اے غافلو دکھا رہا ہے حق تمہین نشان
بر شامت گناہ سے ہو تم دیدہ رفتگان
تم ان مقدمون کو سمجہتے ہو رائیگان
حالانکہ انمین حق کے نشانات ہین نہان
یہ ہار جیت کچھ بہی نہین بات ہے خفیف
پر مین تمہین بتاؤن جو ہے نکتہ لطیف
اک واقعہ کی قبل وقوع دے کوئی خبر
بعد اپنے وقت پر ہو کما قیل جلوہ گر
نہ لگ جائین سارا زور لگا کر مخالفین
ہو پیشگوئی پوری علی الرغم اہل کین
زین قسم واقعات کا اعجاز نام ہے
گو ظاہرا وہ واقعہ معمول عام ہے
ظاہر نظر سے دیکہو تو بوجہل کی وفات
دنیا کے واقعات مین معمول کی ہی بات
پر پیشگوئیون نے بنایا یہ واقعہ

سرور کائنات کا اک پاک معجزہ
ایسے ہی ہین جناب مسیح کے مقدمات
ہین انکی تہ مین قادر مطلق کے معجزات
دو سال قبل کہدیا تہا سب سے کہولکر
دشمن دلیر دل ہے ولیکن نہین خطر
آخر میری فتح کا مجہکو پیام ہے
کچھ قدر مین ہین اسمین کہ قادر کا کام ہے
آخر کو دیکہتے ہو کہ وہ کون ہے جو آج
فتح و ظفر کا سر پہ سجائے ہوئے ہے تاج
جان توڑ کوششون سے حریف آگئے ہین تنگ
پر کیا کرین کہ ہو نہین سکتا خدا سے جنگ
اپنی دعا مین کہتے فقطع ہوئے نہ سال
تبلا گئے قصوری قصور نظر کا حال
گویند چون اہل بسر سگ شود سوار
رو سوئے مسجد آور دار شاشہ نابکار
اے نائب رسول خدا با دبر تو جان
ہر روزہ بنگریم ز تو تازہ تر نشان
گفتی کہ بر خیمہ بر اعدا فتد شکست
امروز دیدہ ایم کہ افتادہ اندیست
دیروز خلق گفت فلان کس سو تیر است
امروز بر زبان کہ فلان اختر ش بد است
دیروز شاہ عالی عطا بخشندہ بود
امروز سوگواری شان گریہ ہا فزود
آنکس کہ بر خلاف تو از خود گواہ شد
بیچارہ مفت در دو جہان روسیاہ شد

صد شکر حق کہ ہر چہ ز حق بر لبت رسید
امروز سبحان زلیس پردہ شد پدید
اے کاش آن زمان تا زین ثان زیست
تا دیدے در فراست الہام تو چیست
ہم لیکہ ہم تمے کجا رفت تا بدید
کین خلق راکشت خالق فعال مایرید
افسوس ہم سوامی مانا است در جہان
تا اعتراف کردے الہام ملہمان
حیف است بر بصیرت اعدا نابکار
بینند صد نشان دگر نیز اعتبار
رو سوئے پیشگوئی نیارند سوا
تا ہر کسان عیان نشود راز این نشان
حق پوش کینہ کوش گوارا کنند نام
لاکن زسر بدر نکنند این خیال خام
بر لب سیار شکوہ اعدا و زیرد
کین قوم کور کر شدہ از کینہ
در حضرت مسیح کہ صلواۃ و سلام گو
دست دعا برار رہ بزرگان
یارب ... شود کہ ...
در قادیان ...
فرزند ارجمند محمد ... دین
ورود کہ جہان شود ...
یارب برین دعا ہست آمین کند امام
این است مدعا دل بندہ والسلام

ایڈیٹوریل نوٹس

اس عنوان سے میرے ایک مکرم اور محترم بھائی نے جسکا نام ابھی مصلحتاً ظاہر کرنا مناسب نہیں ہے الحکم کیلئے ہفتہ وار کچھ نوٹس لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اس قلمی خدمت الحکم کی توفیق دے وہ پسند فرماتے ہیں کہ انہیں الحکم کا آنریری اسسٹنٹ ایڈیٹر تجویز کیا جاوے۔ میں تو ہمیشہ اسسٹنٹ ایڈیٹر کی ہی تلاش میں رہتا ہوں لیکن جب مجھے آنریری ملے تو خدا تعالیٰ کا اور بھی شکر کرنا چاہئے۔ ذیل میں جسقدر نوٹ میں درج کرتا ہوں وہ آنریری اسسٹنٹ ایڈیٹر صاحب ہی کے ہیں۔ ایڈیٹر

ایڈیٹوریل نوٹس

(از خاکسار آنریری اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم)

دفع طاعون کیلئے عالمگیر دعائیں — اسلام کی فتح اور مسیح موعود کا بول بالا

آج ہم بالخصوص مسلمانوں کے اور بالعموم تمام ہندوستان کے ممتاز اخبارات میں یہ تحریک دیکھتے ہیں کہ طاعون دور ہونے کیلئے خدائے قہار کی تمام عاجز مخلوق کو درگاہ میں دعا مانگنی اور اپنے حال بد سے سچی توبہ و استغفار کرنی چاہئے کیونکہ یہ ایک قہر الٰہی ہے جو ہماری بداعمالیوں سیہ کاریوں اور غفلت شعاریوں سے ملک پر نازل ہوا ہے اگر اس کے کچھ ظاہری اسباب ہوتے تو جیسی جیسی کارگر انسدادی تدابیر اس کے دفعیہ کیواسطے اختیار کی گئیں۔ رعایا نیز گورنمنٹ نے لکھوکھا روپیہ اس کے مقابلہ میں پانی کیطرح بہایا اور ناخنوں تک کا زور لگایا تو ان سے یہ کبھی کی دفع ہو گئی ہوتی۔ خدا کی شان دنیا کی زبردست سے زبردست طاقتیں اس معاملہ میں عاجز رہیں اور سب نے بالآخر ہار مان لی۔ اور فی الحقیقت ہونا بھی چاہئے کہ قہر الٰہی کے سامنے انسان اپنی ناچیز طاقتوں کو ہیچ محض تسلیم کرکے اپنے تئیں اسی رحیم و کریم کے رحم پر چھوڑ دے لیکن چشم بصیرت سے کام لینے والے باخبر اہل ملل صدق دل سے اس پر گواہی دینگے کہ ان دنیاداروں نے اس بارہ میں اپنے آپ کو ؎ آنچہ دانا کند کند ناداں ۔ لیک بعد از ہزار رسوائی ۔ کا مصداق ثابت کیا کیونکہ یہی آخری تدبیر خدا کے مامور و مرسل مسیح موعود علیہ السلام نے پہلے ہی بتائی تھی بار بار لوگوں کو سمجھایا کہ یہ خدا کا قہر ہے کبھی نہ ٹلیگا جبتک تم سچی توبہ اس کے حضور نہ کروگے اور اپنے میں پاک تبدیلی نکروگے۔ بلکہ ایک اشتہار میں صاف جتلایا کہ تم دوا پر تو اتنا تکیہ کرتے ہو جو شرک فی الاسباب کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے اور دعا سے کہ وہ بھی شامل تاثیر دوا کے ایک سر الٰہی ہے اسقدر بدظن ہو کہ اسکی مطلق پرواہ نہیں کرتے لیکن آہ! ان نادانوں نے اسوقت خدا کے صادق کا مضحکہ اڑایا اسے مجنون اور سخن پرور قرار دیا کہ لوگوں کو اپنی بات منوانے کیلئے ایسے ڈھکوسلے گھڑتا ہے جن سے جہلا دام تزویر میں آجائیں کہ یہ تو بڑا اللہ والا ہے لوگوں کو تقویٰ و طہارت کی نصیحت کرتا ہے۔ آج ہم اس قسم کے طنز آمیز کلمات پر اسوقت اللہ تعالیٰ ہنستا تھا کہ اے نادانو تم ذرا صبر اور انتظار کرو۔ وہ وقت آتا ہے کہ جبکہ تمہیں اپنے منہ سے وہ کچھ کہنا پڑیگا جو آج میرا مامور تم سے کہلوانا چاہتا ہے۔ چنانچہ اسوقت ہم دیکھتے ہیں وکیل جیسے اخبار تو بجائے خود رہے پایونیر جیسے نامی گرامی انگریزی جریدے بھی عالمگیر دعا کی تجاویز کسی نہ کسی رنگ میں شائع کرتے ہیں کوئی بطور ایڈیٹوریل کے اور کوئی مراسلات میں اور کوئی خبروں کے کالموں میں۔ کیوں اے معزز ناظرین کیا اسے اسلام کی فتح اور مسیح موعود کی فتح نہ کہنا چاہئے؟

بسا کہ دولت از گفتار خیزد

آج اتفاق سے علیگڈھ کے "نادر خیال" اور "مہذب" رسالہ اردوئے معلیٰ کا ایک نمبر بابت ماہ ۔۔۔ ہماری نظر سے گذرا اس کے حصہ نظم میں دیکھتے کیا ہیں کہ کوئی صاحب حضرت ثاقب رئیس آگرہ ہیں انہوں نے اپنی غزل بھی رسالہ میں چھپوا رکھی ہے اور اس کے پاس ہی ایک اور صفحہ میں انکی اہلیہ صاحبہ کی بھی غزل ہے عفت تخلص کرتی ہیں۔ کلام بلاشبہ ان صاحبہ کا قابل داد ہے مگر ہمیں یہ بات سخت ناگوار معلوم ہوئی کہ ایک شریف پردہ نشین کی غزلیں رسالہ میں نام طور پر شائع ہوں جسے صدہا نامحرم مرد پڑھتے ہونگے کیا علیگڈھ پارٹی اسی تہذیب کی حامی و ترقی خواہ ہے۔ کیا اس طرز عمل میں اسلامی حیا و حجاب کا شائبہ بھی ہے۔ ہماری رائے میں تو ایک مسلمان خاتون کیلئے خصوصاً جبکہ وہ عفت نام رکھتی ہیں اس طرح غیر مردوں سے غائبانہ تعارف پیدا کرنا ہرگز قرین ہوشمندی و مآل اندیشی نہیں ہو سکتا۔

یہ داغ نہیں روشن نشان ہے

پایونیر کی ایک تازہ اشاعت میں یہ خبر چھپی ہے کہ رصدگاہ پونا کے پرنسپل نے اپنے مشاہدات کی رو سے ثابت کیا ہے کہ آفتاب میں سہ ارب مربع میل کا داغ ہے جو ابھی اور بڑھ رہا ہے۔ یہ داغ ایک دھندلے شیشے کے ذریعہ کھلی آنکھ سے آٹھ بجے صبح کے بخوبی نظر آسکتا ہے۔ تاریکی کے فرزند اہل دنیا اسے داغ کہیں یا جو کچھ نام رکھیں لیکن ہماری سمجھ میں تو یہ داغ نہیں بلکہ اسلام کی صداقت اور قرآن کریم کی سچائی پر ایک روشن دلیل ہے جسنے آج سے ساڑھے تیرہ سو برس بیشتر فرمادیا کہ قرب قیامت میں آفتاب کی چادر نور لپیٹی جائیگی۔ کیوں ناظرین جب یہ داغ سہ ارب مربع میل تو اسیوقت ہے اور ابھی اور بڑھ رہا ہے تو کیا عجب ہے کہ اسی داغ کو بڑھاتے بڑھاتے اللہ تعالیٰ بالآخر سورج کی تمام چادر نور لپیٹ دے۔ اس داغ کے تذکرہ میں بعض غیر احمدی حضرات نے بہ شرح صدر یہ بات مانی کہ قرب قیامت میں تو کچھ شک نہیں لیکن آہ! ان لوگوں کی چشم بصیرت آفتاب صداقت کے دیکھنے سے کیوں مندی ہوئی ہے۔ اے خدا کے بندو! جب تم یہانتک مانتے ہو تو پھر تمہیں مسیح موعود کے ماننے میں کیا تامل ہے۔ قیامت کا سب سے بڑا نشان تو وہی ہے۔ اور جب آفتاب کی چادر نور قیامت قریب آلگنے کیوجہ سے لپیٹی جانے لگی ہے تو پھر وہ وقت کب آئیگا کہ تمہارا مزعومہ مسیح دمشق کے شرقی منارہ پر سے سیڑھی لگا کر اترے؟ یاد رکھو کبھی ہرگز ہرگز نہیں آئیگا۔

ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے

نامی ہمعصر وکیل امرتسر کچھ مدت سے لاہور کی انجمن حمایت اسلام اور اس کے کالج کے ایسا پیچھے ہاتھ دھو کے پڑا ہے کہ شاید اتنا کسی مسلمان نے کسی اسلامی انجمن کے پیچھے نہیں ہوا تھا اور برخلاف اس کے علیگڈھ کالج اور ایجوکیشنل کانفرنس کا اسقدر زور شور سے حامی و مؤید ہے کہ اس کا بس چلے تو دنیا بھر کی عظمت و وقعت ایک پل میں ان دونوں کے اوپر لاد دے۔ بحیثیت ایک اخبار نویس کے ہمیں یہی چاہئے تھا کہ اس معاملہ میں ہمعصر موصوف کے موافق یا خلاف کچھ کہتے لیکن ہم کہیں کیا جبکہ انجمن اور کانفرنس دونوں ہمارے نزدیک غلط راہ چل رہی ہیں۔ جس طریق سے یہ دونو قوم کو کامیابی اور فلاح دارین کی منزل مقصود تک لیجانا چاہتی ہیں وہ سراسر خسران مبین کی راہ ہے بلکہ ہم تو یہ کہینگے کہ تقدس مآب ندوة العلماء کا بھی یہی حال ہے۔ کیونکہ تاریخ شاہد ہے کہ اتحاد مذہبی کے بغیر کوئی قوم من حیث القوم ترقی و فروغ نہیں پاسکتی اسلام کے نام لیوا بھی اس اصول سے باہر نہیں مگر وہ دیکھتے ہیں کہ اسلام کے بیشمار فرقوں کو ملاکر ایک کرنے اور انہیں دین حق کی اصلی روح پھونکنے کیلئے اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ایک صادق امین آچکا ہے اور پھر وہ اسکا انکار کرتے ہیں تو بھلا اب کیسے ممکن ہے کہ خدا کی مرضی کے خلاف چلکر یہ لوگ فلاح دارین کے مہتم بالشان مقصد میں کامیابی حاصل کر سکیں یاد رکھیں کہ وہ لاکھ کوششیں کریں اور ناخنوں تک کا زور لگائیں لیکن منشاء مقصود حاصل نہیں ہو سکتا جبتک کہ خدا سے صلح کرکے اسکے مامور صادق کا ساتھ نہ دیں۔

حیدرآباد کی رپورٹ مردم شماری

ہمعصر شیر دکن حیدرآباد کی اس رائے سے ہمیں بالکل اتفاق ہے کہ قلمرو سرکار نظام کی رپورٹ مردم شماری جو بصورت موجودہ انگریزی میں چھپتی ہے چاہئے کہ اردو میں شائع ہوا کرے تاکہ عوام الناس جو انگریزی کی نسبت اردو دان زیادہ ہیں اس کی مفید معلومات سے بہرہ اندوز ہو سکیں۔ ہرچند کہ اردو اسوقت ملک کی مشترک کاروباری زبان ہے اور بخیال بعض انڈیا کی لنگوا فرینکا کہلانے کا حق رکھتی ہے لیکن پھر بھی اس امر کی وجوہ معقول ہیں کہ مسلمان سلاطین کو عموماً اور ذی اقتدار سلاطین دکن کو خصوصاً اس سے کمال ہمدردی اور تعلق خاطر ہونا چاہئے پس سرکار نظام پر لازم ہے کہ اردو کی سرپرستی و حمایت کا حق ادا کرے نہ کہ وہ اپنی طرف سے ایسی لاپرواہ ہو کہ ایک (نہایت ہی منصف مزاج) ہندو اخبار نویس کو اسے اس بارہ میں توجہ دلانی پڑے۔ جو واقعی حیرت ہی نہیں بلکہ افسوس کی بات ہے۔

انکوائری آفیس

اودھ روہیلکھنڈ ریلوے نے لکھنؤ میں انکوائری آفیس قائم کیا ہے جہاں سے مسافر ہر قسم کے ضروری امور متعلقہ سفر ریلوے دریافت کر سکتے ہیں۔ ہماری رائے میں اس قسم کے دفاتر تمام لائنوں کے کل بڑے بڑے سٹیشنوں پر قائم ہونے چاہئیں۔ پریس کا فرض ہے کہ جبتک یہ مدعا حاصل نہ ہو حکام ریلوے کو برابر توجہ دلاتے رہیں۔ ہندوستانی ریلوں کو سب سے زیادہ آمدنی مسافران درجہ سوم ہی کی ہوتی ہے اور انہیں بیچاروں میں بیشتر حصہ ایسے لوگوں کا ہوتا ہے جو ریلوے سفر کے متعلق بہت سے ضروری باتوں سے محض ناواقف ہونیکے باعث سفر میں طرح طرح کی پریشانی۔ زیر باری اور تکلیف اٹھاتے ہیں

خدا تعالیٰ نے اذا الشمس کورت الآیہ

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی پردہ دری

نمبر اوّل

زگفتہ ندارد کسے با تو کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

ہر چند مولوی فاضل مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریریں اپنے عامیانہ رنگ کی وجہ سے اس قابل نہیں ہیں کہ انپر نوٹس لیا جاوے۔ مگر میری خاموشی نے انھیں حوصلہ دلا دیا ہے کہ وہ **سلسلہ عالیہ احمدیہ** پر بہت کچھ منہ آنے لگے ہیں اس لیے محض اس خیال سے کہ پبلک کو مغالطہ سے بچایا جاوے میں نے ارادہ کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے استہزا اور پر مذاق تحریروں کو چھوڑ کر محض ان کی ابلہ فریب باتونکی قلعی کھولی جاوے اور معقولیت اور متانت کے ساتھ ظاہر کر دیا جاوے کہ ان کے اعتراضات کی حقیقت کیا ہے؟ ان شاء اللہ میں اس سلسلہ کو اسوقت تک جاری رکھوں گا جبتک انکی تحریروں میں کوئی بھی بات شریفانہ اعتراض کے رنگ میں ہوگی لیکن اگر وہ محض اپنی خودستائی اور شعر بازی اور متانت اور ثقاہت سے گری ہوئی تحریروں کے ذریعہ مجھے بند کرنا چاہیں گے تو میں پہلے سے تسلیم کر لیتا ہوں کہ میں انکی ایسی تحریروں کا جواب دینے کے بالکل ناقابل ہوں۔

۲۴ فروری ۱۹۰۵ء کے اہلحدیث کے صفحہ ۴ پر کوئٹہ سے آئے ہوئے کسی خط کا جواب مولوی فاضل ایڈیٹر صاحب نے دیا ہے صاحب خط نے یہ پوچھا تھا کہ مرزا صاحب کے مرید کہتے ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب حق پر ہیں تو مباہلہ کے لیے کیوں نہیں نکلتے (یہ مفہوم اور خلاصہ اس خط کا ہے) اس کا جواب مولوی فاضل ایڈیٹر نے جو دیا ہے وہ درحقیقت پبلک ہی نہیں بلکہ ذی علم طبقہ کے دیکھنے کے قابل ہے۔ اس سے معلوم ہو جاوے گا کہ مولوی فاضل صاحب یا تو قرآن کریم اور سنن الٰہیہ سے بالکل ناواقف ہیں اور یا جان بوجھکر اصل بات کو چھوڑ کر ٹال دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ پس اسپر نظر کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ میں انکا اصل جواب درج کر دوں اہلحدیث صفحہ ۵ کالم اول مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء میں یوں رقمطراز ہیں۔

"مجکو مرزا جی نے صرف رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لیے بلایا ہے جس کے جواب میں مینے آمادگی ظاہر کی تھی چنانچہ خود بدولت نے خود میری آمادگی کا ذکر کافی الفاظ میں ضمیمہ انجام آتھم میں کیا ہوا ہے۔ آپ دیکھ لیں۔ لیکن افسوس کہ باوجود دعوت کے میرے ساتھ مباہلہ پر نہ آئے۔ پھر کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۱ وغیرہ پر مجکو قادیان میں پہونچنے کا حکم کیا تو میں در دولت پر بھی پہونچا مگر افسوس کہ زیارت سے بھی بے نصیب واپس آیا جسکی مفصل کیفیت رسالہ الہامات مرزا میں آپ کو مل سکتی ہے۔ اب بھی اگر کرشن جی مجکو اسی طرح دعوت دیں تو میں اب بھی حاضر ہوں۔ یہ تو صرف ان لوگوں کی ابلہ فریبیاں ہیں۔ بھلا اگر مباہلہ ہی سے سچائی کا اظہار ہے تو صوفی عبدالحق غزنوی نے امرتسر میں جو مرزا جی سے مباہلہ کیا تھا سب لوگوں نے دیکھا تو اسکی کونسی ٹانگ ٹوٹ گئی وہ اسی طرح زندہ سلامت بدستور مرزا جی کا دشمن ہے۔ اگر کہیں کہ میں بھی تو ویسا ہی ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ اول تو آپ پر اس کے مباہلہ کے بعد بڑے بڑے مصیبتیں پہونچیں۔ آتھم کی پیشگوئی کے موقعہ پر آپ کی وہ درگت ہوئی کہ خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ مقدمہ فوجداری میں دو سال تک کمرہ عدالت میں چار چار گھنٹے حاضری سے ناک میں دم آیا ہزار ہا روپے کا حرجہ خرچہ ہوا۔ دویم یہ کہ فریقین کی سلامتی بھی تو آپ ہی کے حق میں مضر ہے۔ کیونکہ آپ بقول خود نبی۔ رسول کے بیٹے ہیں آپ کا اثر اسپر ہونا چاہیے تھا ان دعووں میں سے اُس کا تو کوئی دعوی ہی نہیں تھا اُسکے آپ تو بہت کچھ بنتے ہیں پس ذرا انصاف سے کہنا کہ کون اپنے دعوی میں فیل ہوا۔"

اس ساری تحریر کا خلاصہ مندرجہ ذیل امور ہیں۔

اوّل۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کو حضرت اقدس نے مباہلہ کے لیے بلایا۔ اور ان کی آمادگی پر مباہلہ نہ کیا۔

دوم۔ اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۱ پر قادیان پہونچنے کا حکم دیا اور مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت اقدس کے در دولت پر پہونچا مگر زیارت بھی نہ ہوئی۔

سوم۔ اب بھی دعوت دیں تو طیار ہیں۔

چہارم۔ اگر مباہلہ سے ہی سچائی کا اظہار ہے تو صوفی عبدالحق غزنوی کی کونسی ٹانگ ٹوٹ گئی۔

پنجم۔ اس مباہلہ کا اثر الٹا حضرت اقدس پر پڑا۔ آتھم نہ مرا مقدمہ ہوا وغیرہ۔

میں ان امور پر نگاہ پر تفصیل سے بحث کرونگا اور ان شاء اللہ تعالےٰ تحریری شہادت سے ثابت کر دوں گا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون میں کہاں تک دیانت داری۔ اظہار حق سے کام لیا ہے اور کہاں تک اصل واقعات کو چھپایا ہے اور اپنی پردہ پوشی کی جس کی پردہ دری کا اب وقت آگیا ہے اور پھر یہ بھی دکھاؤں گا کہ **مولوی فاضل ایڈیٹر اہل حدیث** یا تو سنن الٰہیہ سے محض **ناواقف** اور نابلد ہے اور یا **انبیاء** علیہم السلام اور **قرآن کریم** کا منکر ہے۔

امر اوّل کے متعلق رسالہ **انجام آتھم** کے صفحہ ۴۵ پر **اشتہار مباہلہ** بہت ہی بسط سے لکھا گیا ہے اور صفحہ ۶۴ سے درخواست مباہلہ مندرجہ ذیل الفاظ میں شروع ہوتی ہے۔

اب اے مخالف مولویو! اور سجادہ نشینو! یہ نزاع ہم میں اور تم میں حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اور اگرچہ یہ جماعت بہ نسبت تمھاری جماعتوں کے تھوڑی سی اور فئہ قلیلہ ہے اور شاید اسوقت تک چار پانچ ہزار سے زیادہ نہیں ہوگی تاہم یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودہ ہے۔ خدا اسکو ہرگز ضائع نہیں کرے گا۔ وہ راضی نہیں ہوگا جب تک کہ اسکو کمال تک نہ پہنچاوے اور وہ اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کے گرد احاطہ بنائے گا اور تعجب انگیز ترقیات دے گا۔ کیا تم نے کچھ کم زور لگایا۔ پس اگر یہ انسان کا کام ہوتا تو کبھی کا یہ درخت کاٹا جاتا اور اس کا نام و نشان باقی نہ رہتا۔

اُسی نے مجھے حکم دیا ہے کہ تا میں آپ لوگوں کی سامنے مباہلہ کی درخواست پیش کروں تا جو راستی کا دشمن ہے وہ تباہ ہو جاوے اور جو اندھیرے کو پسند کرتا ہے وہ عذاب کے اندھیرے میں پڑے۔ پہلے مینے کبھی ایسے مباہلہ کی نیت نہیں کی اور نہ چاہا کہ کسی پر بددعا کروں۔ عبدالحق غزنوی ثم امرتسری نے مجھسے مباہلہ چاہا مگر میں مدت تک اعراض کرتا رہا آخر اُسکے نہایت اصرار سے مباہلہ ہوا مگر مینے اُسکے حق میں کوئی بددعا نہیں کی لیکن اب میں بہت ستایا گیا اور دُکھ دیا گیا مجھے کافر ٹھیرایا گیا مجھے دجال کہا گیا۔ میرا نام شیطان رکھا گیا۔ مجھے کذاب اور مفتری سمجھا گیا۔ میں انکے اشتہاروں میں لعنت کے ساتھ یاد کیا گیا۔ میں انکی مجلسوں میں نفرین کے ساتھ پکارا گیا۔ میری تکفیر پر آپ لوگوں نے ایسی کمر باندھی ہے کہ گویا آپ کو کچھ بھی شک میرے کفر میں نہیں۔ ہر ایک نے مجھ کو گالی دینا اجر عظیم کا موجب سمجھا۔ اور میرے پر لعنت بھیجنا اسلام کا طریق قرار دیا۔ پر ان تلخیوں اور دکھوں کے وقت خدا میرے ساتھ تھا۔ ہاں وہی تھا جو ہر وقت مجکو تسلی اور اطمینان دیتا رہا۔ کیا ایک کیڑا ایک جہان کے مقابل کھڑا ہو سکتا ہے۔ کیا ایک ذرہ تمام دنیا کا مقابلہ کرے گا۔ کیا ایک دروغگو کی ناپاک روح یہ استقامت رکھتی ہے۔ کیا ایک ناچیز مفتری کو یہ طاقتیں حاصل ہو سکتی ہیں۔

سو یقیناً سمجھو کہ تم مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑ رہے ہو۔ کیا تم خوشبو اور بدبو میں فرق نہیں کر سکتے کیا تم سچائی کی شوکت کو نہیں دیکھتے بہتر تھا کہ تم خدا تعالیٰ کے سامنے روتے اور ایک ترساں اور ہراساں دل کے ساتھ اس سے میری نسبت ہدایت طلب کرتے اور پھر یقین کی پیروی کرتے نہ شک اور وہم کی۔

سو اب اُٹھو اور مباہلہ کے لیے طیار ہو جاؤ۔ تم سن چکے ہو کہ میرا دعوی **دو باتوں** پر مبنی تھا۔ **اوّل نصوص قرآنیہ** اور حدیثیہ پر۔ **دوسرے الہامات الٰہیہ** پر۔ سو تمنے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کو قبول نہ کیا۔ اور خدا کے کلام کو یوں ٹال دیا جیسا کہ کوئی تنکا توڑ کر پھینک دے۔ اب میرے بنائے دعوی کا دوسرا شق باقی رہا۔ سو میں اُس ذات قادر غیور کی آپ کو قسم دیتا ہوں جس کی قسم کو کوئی ایماندار رد نہیں کر سکتا کہ اب اس دوسرے بنا کے تصفیہ کے لیے مجھ سے مباہلہ کر لو۔

اور یوں ہوگا کہ تاریخ اور مقام مباہلہ کے مقرر ہونے کے بعد میں ان تمام الہامات کے پرچہ کو جو لکھ چکا ہوں اپنے ہاتھ میں لیکر میدان مباہلہ میں حاضر ہوں گا اور دعا کروں گا کہ یا الٰہی اگر یہ الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں میرا ہی افترا ہے اور تو جانتا ہے کہ مینے انکو اپنی طرف سے بنا لیا ہے یا اگر یہ شیطانی وساوس ہیں اور تیرے الہام نہیں ہیں تو آجکی تاریخ سے ایک برس گذرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو اور اس سے رہائی عطا نہ کر جبتک کہ موت آجاوے تا میری ذلت ظاہر ہو اور لوگ میرے فتنہ سے بچ جاویں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میرے سبب سے تیرے بندے فتنہ اور ضلالت میں پڑیں۔ اور ایسے مفتری کا مرنا ہی بہتر ہے۔ لیکن اے میرے علیم و خبیر اگر تو جانتا ہے کہ یہ تمام الہامات جو میرے ہاتھ میں ہیں

تیرے ہی الہام ہیں اور تیرے منہ کی باتیں ہیں تو ان مخالفوں کو جو اس وقت حاضر ہیں ایک سال کے عرصہ تک نہایت سخت دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ کسیکو **اندھا** کر دے اور کسیکو **مجذوم** اور کسیکو **مفلوج** اور کسیکو **مجنون** اور کسیکو **مصروع** اور کسیکو **سانپ یا سگ دیوانہ** کا شکار بنا اور کسی کے **مال پر آفت** نازل کر اور کسیکی **جان پر** اور کسی کی **عزت پر**۔ اور جب میں یہ دعا کر چکوں تو دونو فریق کہیں کہ **آمین** ایسا ہی فریق ثانی کی جماعت میں سے ہر ایک شخص جو مباہلہ کے لیے حاضر ہو جناب الٰہی میں دعا کرے کہ **اے علیم و خبیر** ہم اس شخص کو جس کا نام **غلام احمد** ہے درحقیقت کذاب اور کافر **جانتے ہیں** پس اگر یہ شخص درحقیقت کذاب اور **مفتری** اور بیدین ہے اور اسکے یہ الہام تیری **طرف سے نہیں** بلکہ اپنا ہی افترا ہے تو اس امت مرحومہ پر یہ احسان کر کہ اس مفتری کو ایکسال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اسکے فتنہ سے امن میں آجائیں۔ اور اگر یہ مفتری نہیں اور تیری طرف سے ہے اور یہ تمام الہام تیرے ہی منہ کی پاک باتیں ہیں تو ہم پر جو اسکو کافر اور کذاب سمجھتے ہیں دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب ایک برس کے اندر نازل کر اور کسیکو اندھا کر دے اور کسیکو مجذوم اور کسیکو مفلوج اور کسیکو مجنون اور کسیکو مصروع اور کسیکو سانپ یا سگ دیوانہ کا شکار بنا اور کسی کے مال پر آفت نازل کر اور کسیکی جان پر اور کسیکی عزت پر۔

اور جب یہ دعا فریق ثانی کر چکے تو دونو فریق کہیں آمین۔ اور یاد رہے کہ اگر کوئی شخص مجھے کذاب اور مفتری تو جانتا ہے مگر کافر کہنے سے پرہیز رکھتا ہے تو اسکو اختیار ہوگا کہ اپنے دعائی مباہلہ میں صرف کذاب اور مفتری کا لفظ استعمال کرے جس پر اسکو یقین دلی ہے

اور اس مباہلہ کے بعد اگر میں ایکسال کے اندر مرگیا۔ یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا ہوگیا جس میں جانبری کے آثار نہ پائے جائیں تو لوگ میرے فتنہ سے بچ جائینگے اور میں ہمیشہ کی لعنت کے ساتھ ذکر کیا جاؤں گا اور میں ابھی لکھ دیتا ہوں کہ اس صورت میں مجھے کاذب اور مورد لعنت الٰہی یقین کرنا چاہیے اور پھر اس کے بعد میں دجال یا ملعون یا شیطان کہنے سے ناراض نہیں اور اس لائق ہونگا کہ ہمیشہ کے لیے لعنت کے ساتھ ذکر کیا جاؤں اور اپنے مولیٰ کے فیصلہ کو فیصلہ ناطق سمجھونگا۔ اور میری پیروی کرنے والا مجھے اچھا اور صادق سمجھنے والا خدا کے قہر کے نیچے ہوگا۔ پس اس صورت میں میرا انجام نہایت ہی بد ہوگا جیسا کہ بدذات کاذبوں کا انجام ہوتا ہے۔

لیکن اگر خدا نے ایکسال تک مجھے موت اور آفات بدنی سے بچا لیا اور میرے مخالفوں پر قہر اور غضب الٰہی کے آثار ظاہر ہوگئے اور ہر ایک ان میں سے کسی نہ کسی بلا میں مبتلا ہوگیا اور میری بددعا نہایت چمک کے ساتھ ظاہر ہوگئی تو دنیا پر حق ظاہر ہو جائے گا اور یہ روز کا جھگڑا درمیان سے اٹھ جائے گا۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ میں نے پہلے اس سے کبھی کلمہ گو کے حق میں بددعا نہیں کی اور صبر کرتا رہا۔ مگر اس روز خدا سے فیصلہ چاہونگا اور اسکی عصمت اور عزت کا دامن پکڑونگا کہ تا ہم میں سے فریق ظالم اور دروغگو کو تباہ کر کے اس دین متین کو شریروں کے فتنہ سے بچاوے۔

میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایکسال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔ اگر ایک **بھی باقی رہا** تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھونگا اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر اُنکے ہاتھ پر توبہ کرونگا اور اگر میں مر گیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائیگا۔

میرے مباہلہ میں یہ شرط ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل میں سے کم سے کم **دس آدمی** حاضر ہوں اس سے کم نہ ہوں اور جس قدر زیادہ ہوں اسی قدر خوشی اور مراد ہے کیونکہ بہتوں پر عذاب الٰہی کا محیط ہو جانا ایک ایسا کھلا کھلا نشان ہے جو کسی پر مشتبہ نہیں رہ سکتا۔

گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ تکفیر و توہین کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو۔ اور اے مومنو! برائے خدا تم سب کہو کہ آمین۔

دعوت مباہلہ کو پڑھ لینے کے بعد یہ امر بالکل صاف ہو جاتا ہے کہ مباہلہ میں اہم شرط یہ تھی کہ کم سے کم دس **آدمی** حاضر ہوں اس سے کم نہیں اور اس شرط کی اہمیت کی وجہ یہ بتائی تھی کہ بہتوں پر عذاب الٰہی **کا محیط ہو جانا ایسا کھلا کھلا نشان ہے جو کسی پر مشتبہ نہیں ہو سکتا۔**

اب مولوی ثناء اللہ صاحب حقیقی دینداری اور تقوی کو مدنظر رکھکر (مگر آتما رام صاحب والی عدالت کا بیان کردہ تقوی نہیں) انصاف سے کہیں کہ کیا انہوں نے اس شرط کو مدنظر رکھکر مباہلہ کی درخواست کی تھی؟ اگر کی تھی تو مہربانی کر کے ذرا ان علماء کا نام ہی لکھیں جنکو لیکر آپ مباہلہ کیواسطے طیار ہوئے تھے اور اگر مولوی ثناء اللہ صاحب انجام آتھم کے اعلان مباہلہ کے شرائط کے موافق اپنی آمادگی کا ثبوت نہ دے سکیں اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ نہیں دے سکیں گے تو پھر اس مغالطہ بخش تحریر سے انہیں کیا حاصل؟ کیا وہ سمجھتے ہیں کہ ساری دنیا اندھی ہے اور بیوقوف ہی آباد ہیں!

انجام آتھم میں مباہلہ کے اشتہار کے ذریعہ تو قطعی فیصلہ ہو جاتا تھا اگر ہمارے نیکدل علماء اور صلحاء سجادہ نشین اسطرف آتے مگر میں خوب جانتا ہوں اور تجربہ سے کہتا ہوں کہ وہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی دعوت پر کبھی نہیں آ سکے اور ہمیشہ انہوں نے حیل حجت سے ان امور کو ٹالا ہے۔ اور بعد از وقت باتیں بنانے کو مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے ہوشیار تیار ہو جاتے ہیں۔ اگر ان لوگوں میں کچھ بھی حمیت اسلام ہوتی اور خدا تعالیٰ کے ساتھ اپنے تعلقات شدیدہ پر اعتبار ہوتا تو دس کیا دس ہزار اکٹھے ہو آتے خصوصاً ایسی حالت میں کہ حضرت حجۃ اللہ نے دعوے کر دیا تھا کہ

میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جاوے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال میں ان بلاؤں میں سے کسی ایک بلا میں گرفتار ہو جائیں **اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھونگا اگرچہ وہ ایکہزار ہوں یا دو ہزار**

دانشمند اور خدا ترس اس مقام پر غور کریں کہ کیا یہ معمولی دعوی اور نری لفاظی ہے کوئی شخص جبتک خدا تعالیٰ کے ساتھ تعلق شدید نہ ہو اور وہ اپنے منجانب اللہ ہونے پر پورا یقین نہ رکھتا ہو یا وہ خدا تعالیٰ کے بن بلائے نہ بولتا ہو کبھی ایسا دعوی نہیں کر سکتا۔ بیشک یہ حجت **بالغہ** تھی جو پوری ہو چکی اور کوئی مولوی خواہ ثناء اللہ ہو یا احمد اللہ اور کوئی سجادہ نشین اور صوفی اس میدان مقابلہ میں نہیں نکلا۔

اور اب جو کچھ مولوی **ثناء اللہ** صاحب کر رہے ہیں یہ نری **لاف زنی** ہے اور مشتے بعد از جنگ کی مصداق ہے۔

پس بڑی وضاحت کے ساتھ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ درخواست مباہلہ کے **جواب** میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور اس کے پشت و پناہ ہرگز سامنے نہیں آئے۔ رہی یہ بات کہ وہ اب بذریعہ اخبار آمادگی ظاہر کرتے ہیں تو یہ بھی صرف ابلہ فریبی ہے وہ بخوبی جانتے ہیں کہ چونکہ اب حضرت اقدس ان مباحثات کو ختم کر چکے ہیں کیونکہ پورے طور پر اتمام حجت ہو چکا اس لئے وہ مجھے بلائیں گے تو نہیں اسلئے مفت میں سرخروئی ہو جائیگی مگر وہ نہیں جانتے کہ سرخروئی نہیں روسیاہی ہوگی۔ دانشمند پبلک اور واقف کار احباب اس نکتہ کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور اس **مغالطہ** کی دھجیاں اڑائی جا سکتی ہیں کیونکہ حضرت اقدس نے وہیں تک ہی اتمام حجت نہیں کیا تھا بلکہ پھر اسی کتاب انجام آتھم کے ضمیمہ میں جسکا حوالہ مولوی ثناء اللہ صاحب دیتے ہیں اس مباہلہ کو اور بھی آسان کر دیا تھا۔ آنے کی ضرورت بھی نہیں رکھی تھی چنانچہ ذیل کے اقتباس سے معلوم ہو جائیگا۔

اب میں سلیم الفطرت لوگوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ذیل کے اقتباس کو پڑھیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے مطالبہ کریں کہ تم **خدا تعالیٰ کی قسم** کھا کر بتاؤ اور وہ اشتہار دکھاؤ جسمیں اس دعوت کے موافق جو دوبارہ کیگئی تھی تم نے **مباہلہ کیا ہو**؟ اور اپنی آمادگی کا ان **شرائط کے موافق اعلان** کیا ہو مگر بس رکھو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب تو کجا ان کوئی بھی مخالف مولوی اپنے **ایمان** اور **بصیرت** کی بنا پر ایسا اشتہار شائع کرنے کی توفیق نہیں پا سکا۔ پھر جب انہیں یہ قوت اور بصیرت حاصل نہیں ہوئی تو اب مخالفت کرنا **انصاف** اور **تقوی** کے خلاف ہے۔ وہ اقتباس یہ ہے۔

بالآخر ہم دوبارہ ہر ایک مخالف مکفر مکذب پر ظاہر کرتے ہیں کہ وہ مباہلہ کے میدان میں آویں اور یقیناً سمجھیں کہ جسطرح خدا تعالیٰ نے عبدالحق کے مباہلہ کے بعد یہ دس قسم کا مجھ پر انعام واکرام کیا اور اسکو ذلیل کیا۔ اور اسکا بیٹے کا دعوی بھی جھوٹا نکلا۔ اور کوئی عزت اسکو **حاصل نہ ہوئی**۔ اور خدا تعالیٰ نے اس کے تمام دعاوی کو رد کیا۔ اس سے بڑھکر اس مباہلہ میں ہوگا۔ میں نے اس روز **بددعا نہیں** کی کیونکہ ناسمجھ اور غبی تھا۔ اور اسکی جہالت اسکو قابل رحم ٹھہراتی تھی **مگر اب میں بددعا کرونگا**۔ سو چاہیے کہ ہر یک مباہلہ کی درخواست کرنیوالا صرف ایک نہ ہو۔ بلکہ کم سے کم **دس** ہوں۔ اور چونکہ مباہلہ کیلئے ہر یک شخص بلایا گیا ہے خواہ پنجاب کا یا ہندوستان کا یا بلاد عرب کا یا بلاد فارس کا اسلئے یہ **مشقت** مخالفوں پر جایز نہیں رکھی گئی کہ وہ دور دراز سفر کر کے آویں بلکہ حسب منطوق **ما جعل علیکم فی الدین** من حرج۔ **و یرید اللہ بکم الیسر و لا** یرید بکم العسر — یہ تجویز قرار پائی ہے کہ ہر ایک شخص اشتہار ہی

کے ذریعہ سے مباہلہ کرے۔ مگر یہ شرط ضروری ہے کہ جو الہامات میں نے رسالہ انجام آتھم میں صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک لکھے ہیں وہ کل الہامات اپنے اشتہار مباہلہ میں لکھے۔ اور محض حوالہ نہ دے بلکہ کل الہام صفحات مذکورہ کا اشتہار میں درج کرے۔ اور پھر بعد اس کے عبارت ذیل کی دعا اس اشتہار میں لکھے اور وہ یہ ہے۔

دعا

اے خداوند علیم و خبیر میں فلان ابن فلان ساکن قصبہ ... ہوں اس شخص کو جسکا نام غلام احمد ہے دعویٰ مسیح موعود ہونے میں کاذب اور مفتری اور کافر جانتا ہوں اور یہ تمام الہام اس کے جو میں نے انجام آتھم کے صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک اس اشتہار میں لکھے ہیں یہ سب میرے نزدیک افترا یا شیطانی وساوس ہیں تیری طرف سے نہیں ہیں۔ پس اے خدا قادر اگر تو جانتا ہے کہ میں اپنے اس اصرار میں سچا ہوں اور اس کا یہ دعوےٰ تیری طرف سے نہیں اور نہ یہ الہام تیری طرف سے ہیں بلکہ وہ درحقیقت کافر ہے۔ تو اس امر حق پر یہ احسان کر کہ اس مفتری کو ایک سال کے اندر ہلاک کر دے تا لوگ اس کے فتنہ سے امن میں آجائیں۔ اور اگر یہ مفتری نہیں اور تیری طرف سے ہے اور یہ تمام الہام تیرے ہی مونہہ کی پاک باتیں ہیں تو مجھ پر جو میں اسکو کافر اور کذاب سمجھتا ہوں دکھ اور ذلت سے بھرا ہوا عذاب آج کے دن سے ایک برس کے اندر نازل کر۔ آمین۔

یہ اشتہار جب کسی مباہلہ کرنیوالے کیطرف سے بغیر کسی تغیر تبدل کے آئیگا تو ایک شخص کہا جائیگا کہ اس اشتہار کو ہماری جماعت میں پڑھے۔ تب اس کی ختم ہونے پر تمام جماعت آمین کہیگی۔ اور ایسا سمجھا جائیگا کہ گویا میں وہ تمام الہامات جو انجام آتھم کے صفحہ ۵۱ سے صفحہ ۶۲ تک لکھے گئے ہیں اس اپنی تحریر میں درج کرونگا اور یہ دعا بعد اس کے لکھونگا۔ کہ اے خدائے قادر و علیم اگر تو جانتا ہے کہ میں نے دعویٰ مسیح موعود ہونیکا اپنی طرف سے بنالیا ہے اور یہ تیرے الہامات نہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئے ہیں بلکہ میرا افترا ہیں یا شیطانی وساوس ہیں تو آجکی تاریخ سے ایک برس گذرنے سے پہلے مجھے وفات دے یا کسی ایسے عذاب میں مبتلا کر جو موت سے بدتر ہو۔ لیکن اگر تو جانتا ہے کہ میرا دعوےٰ تیرے الہام سے ہی اور یہ سب الہامات تیرے الہامات ہیں جو اس اشتہار میں لکھے گئی ہیں تو اس مخالف کو جو اپنے اشتہار مباہلہ کے ذریعہ سے میری تکذیب کرتا اور مجھکو کاذب جانتا ہے ایک سال کے عرصہ میں نہایت دکھ کی مار میں مبتلا کر۔ آمین۔ اور جب یہ اشتہار اس مخالف مباہلہ کنندہ کے پاس پہونچے تو چاہیئے کہ وہ ایک جماعت میں پڑھا جائے۔ اور بعد ختم ہونے مضمون کے ساری جماعت آمین کہے۔ پھر جیسے کیسے آئے یوں فیصلہ کر دیا۔

اسجگہ اس بات کا بھی ذکر کرنا ضروری ہے کہ تمام مخالفین کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اگر اس کتاب کی اشاعت کے بعد کوئی مخالف مباہلہ کیلئے طیار ہوجائے اور اس کے اشتہارات بھی چھپ جاویں تو ہر یک مباہلہ کے خواہشمند پر واجب ہوگا کہ اسکے ساتھ شامل ہو کر مباہلہ کرے۔ اور اگر کوئی ایسا نہ کرے اور پھر کسی دوسرے وقت میں مباہلہ کی درخواست بھیجے تو ایسی درخواست منظور نہیں کیجاویگی۔ اور ایسا شخص کسی طور سے قابل التفات نہیں سمجھا جاویگا۔ چاہیئے کہ ہر ایک شخص ہمارے اس اشتہار کو یاد رکھے۔ اور اس کے موافق کاربند ہو۔

باقی آیندہ

دارالامان کا ہفتہ

۱۔ اعلیٰحضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طبیعت علی العموم اچھی رہی۔ بزرگان ملت اور ممبران خاندان رسالت بھی خدا کے فضل و کرم سے اچھے رہے۔

۲۔ موسم کی طبعی حالت بدستور چل رہی ہے۔ آسمان عموماً ابر آلود رہا ایک دن کے وقفہ سے تقاطر اور ٹھنڈی ہوا کا دور دورہ بدستور غیر معمولی سردی پڑ رہی ہے۔

۳۔ دارالامان میں عید جمعرات کو ہوئی۔ معمول کیموافق حضرت حکیم الامۃ نے نماز پڑھائی اور خطبہ پڑھا۔ (جو اگلی اشاعت میں انشاء اللہ درج ہوگا) لاہور وزیرآباد۔ کپورتھلہ فرید کوٹ رعیہ۔ وغیرہ مقامات سے احباب اگر شریک نماز ہوئے۔ اردگرد کے دیہات سے بھی اکثر لوگ آئے تھے۔

مدرسہ تعلیم الاسلام اور عید فنڈ

عید کی تقریب پر امید کیجاتی ہی کہ ہر جگہ کی احمدی جماعتوں نے عید فنڈ باقاعدہ جمع کیا ہوگا اور ایسا ہی قربانی کی کھالوں کی نسبت بھی انھوں نے مستعدی سے کام کیا ہوگا۔ اور بہت جلد عید فنڈ اور قربانی کی کھالوں کا روپیہ بھیجا جاویگا۔

اس ہفتہ میں جسقدر رقوم مدرسہ کو وصول ہوئے ہیں انکی رسید کسی دوسری جگہہ درج کیجاتی ہی۔ برادر م ڈاکٹر ممتاز علیصاحب نے مدرسہ کے مستقل سرمایہ کے متعلق مجھے ایک مفصل خط لکھا ہے میں اسے اگلی کسی اشاعت میں انشاء اللہ چھاپ دونگا۔

درخواست دعا

ڈاکٹر ممتاز علیخان صاحب نے سمالی لینڈ کی مہم گورنمنٹ کی اعلیٰ درجہ کی خدمات کی ہیں اور اسطرح اپنے فرض منصبی کو ادا کرتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کی خوبی تعلیم کو عملی رنگ میں دکھایا تھا جس جنگ میں ہمارے مکرم بھائی ڈاکٹر رحمت علیصاحب مرحوم شہید ہوئے تھے ڈاکٹر ممتاز علی صاحب بھی اس جنگ میں شامل تھے اب جبکہ جنگ سمالی لینڈ کے حسن خدمات کے صلہ کیلئے دیسی و انگریزی افسران کی سپارش ہوئی ہے خوش قسمتی سے ڈاکٹر صاحب بھی اس زمرہ میں ہیں افسران بالا دست نے متعدد مرتبہ انکی سپارش کی ہے کہ ان کو ہاسپٹل اسسٹنٹ درجہ اول بنایا جاوے۔ اسلئے وہ احباب طریقت سے چاہتے ہیں کہ ان کیلئے دعا کی جاوے تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں اس مقصد میں کامیاب کرے۔ امید ہی سب بھائی ڈاکٹر صاحب کیلئے دعا کرینگے۔

وصولی چندہ ۹ لغایت ۱۸ فروری ۱۹۰۵ء

(۱) خواجہ جمال الدین صاحب انسپکٹر مدارس جموں ۲۵ روپے
(۲) منشی محمد جعفر خانصاحب فنڈ لہ ممالک متوسط ۶
(۳) ماسٹر ہدایت اللہ صاحب مدرس جہلم ۱۸ روپے
(۴) عنایت اللہ احمدی باہتمام چیہ سید قصوان ضلع گوجرانوالہ ۲
(۵) چودہری محمد نواب خانصاحب تحصیلدار گجرات ۵
(۶) مولوی عمر الدین صاحب مدرس ہیرے ضلع جالندھر ۱
(۷) مولوی سید رضوی صاحب وکیل حیدرآباد دکن ۱
(۸) منشی طفیل احمد صاحب سپرنٹنڈنٹ چونگی ہنڈوری ۱۸
(۹) محمد رحیم الدین احمدی کالسی ضلع ڈیرہ دون ۱
(۱۰) میاں اللہ دتا موضع رہانسہ ضلع ملتان ۶
(۱۱) منشی نواب الدین کلرک مسی کو ٹیلیشن ۲۲ روپے ڈیرہ غازیخان ۸
(۱۲) میاں اللہ دتا احمدی مدرس سودی ضلع گوجرانوالہ ۲
(۱۳) میاں جان محمد صاحب کنسٹبل پولیس حلقہ پھلور ۱

(باقی آیندہ)

ناظرین کے ساتھ پانچ منٹ

الحکم کی چھپائی بذریعہ مشین۔ الحکم میں مشین کے ذریعہ چھپائی کی مشکلات کو حل کرنیکا ذکر کیا گیا تھا اس کے متعلق کارخانہ الحکم کے ساتھ خاص محبت اور ہمدردی رکھنے والے احباب نے پرجوش الفاظ میں خوشی کا اظہار کیا ہی خاص دارالامان میں میرے بعض محترم بزرگوں نے بھی اظہار خوشی کیا ہی خدا تعالیٰ ان سب احباب اور بزرگوں کو جزائے خیر دی جو کارخانہ کی ترقی اپنی ترقی اور خوشی کا موجب سمجھتے ہیں یہی قومی ترقی کا راز ہی + اس سلسلہ میں میں نے ناظرین کو درخواست کی تھی کہ اگر وہ کارخانہ کا بقایا روپیہ جو خریداروں کے ذمہ واجب الادا ہی وصول کرا دینے میں مدد دیں اور الحکم کیلئے ایک ایک جدید خریدار پیدا کردیں تو بہت جلد یہ انتظام ممکن ہی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر مجھے بہت بڑی امیدیں ہیں۔

یادگار فتح مقدمہ۔ فتح مقدمہ کی یادگار کے متعلق مختلف تجاویز اور خطوط آئے ہیں میں انشاء اللہ ان سب راؤں کو یکے بعد دیگرے مناسب ہوا تو درج کرونگا فی الحال یہی امر فیصل شدہ ہی کہ یادگار کیلئے روپیہ حضرت حکیم الامۃ کے نام بھیجا جاوے کافی روپیہ بہم پہونچنے پر حضرت حجۃ اللہ کی ایما اور بزرگان ملت کے مشورہ سے جو قرار پائیگا وہی بہتر اور مفید ہوگا۔ کسی صاحب کو اپنی ہی تجویز کردہ رائے کے ساتھ ارسال روپیہ کو مشروط نہیں کرنا چاہئے۔

مشاہیر سلسلہ عالیہ۔ میاں سلطان محمد صاحب گھرلیاں ضلع جہلم نے مجھے یاد دلائی ہی کہ الحکم میں مشاہیر سلسلہ کی مختصر سوانح عمریوں کی دیئے کا الحکم میں وعدہ کیا گیا تھا اسے شروع کیا جاوے مجھے شک نہیں کہ یہ سلسلہ بہت ضروری اور مفید ہی میں اس سے غافل نہیں ہوں لیکن ہر ایک کام اپنے وقت پر موقوف ہے میں نے تو سال گذشتہ ہی میں شروع کیا تھا۔ مگر مصور کی از بس مصروفیت اور قادیان سے دور ہونے نے میری راہ میں ایک روک پیدا کردی انشاء اللہ وقت آتا ہی

توسیع اشاعت الحکم۔ ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب جو الحکم کے خاص معاون اور سرپرست ہیں الحکم اور تفسیر القرآن اور مطبع کی شائع ہونیوالی کتابوں کیلئے ایک مستقل خریدار بھیجتے ہیں۔

خطبات کرمیلہ اور مجاہد المسیح۔ ان دو کتابوں کی اشاعت مفید قوم سمجھی گئی ہی اگر ایسے خطبات کا عام رواج ہوگیا تو انشاء اللہ مسلمانوں میں ایک نئی روح پیدا ہونیکی توقع کیجاتی ہے۔

مثیل المسیح کی صداقت پر ایک قوی شہادۃ

چند روز ہوئے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرۃ خاتم النبیین سید الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہماری مسجد احمدیہ دارالامان میں تشریف لائے ہیں اور اندر بیٹھکر مجھے ارشاد فرمایا کہ کتاب لاؤ میں نے جلدی سے ایک کتاب لا دی (جو غالباً مشکوٰۃ تھی) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ مبارک سے کتاب کھولکر یہ **حدیث** پڑھکر سنائی و من سرہ ان ینظر الی عیسی ابن مریم فلینظر الی ابی ذر الغفاری جو اس مصفیٰ کے صفحہ ۵۲۴ میں درج ہے اور اس سے آنحضرت نے مجھے سمجھایا کہ حدیث **ینزل فیکم ابن مریم** میں بھی مثیل المسیح کی بشارت دی ہے - اسوقت مجھے اور بھی کئی احادیث کی صحت کی نسبت استفسار کرنیکا ارادہ تھا مگر کسی کی آواز سے بیدار ہوگیا۔ ہمارے مخالفین کو لازم ہے کہ ناحق ابن مریم منزول کی انتظار نہ کریں اور اپنے وقت کے امام کو پہچانیں ۔ ؎

گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں۔

تفسیر القرآن کے خریداروں کو بشارۃ

دوسری رات کو خواب میں دیکھا کہ میں ایک خشک ریگستان کے بیابان میں کسی طرف کو جا رہا ہوں مجھ پر پیاس نے غلبہ کیا تو میں ایک جگہ بیٹھ گیا کیا دیکھتا ہوں کہ اس ریت پر شیخ یعقوب علی صاحب کی تفسیر القرآن لکھی ہوئی ہے مگر نہایت خوشخط اور ایک ایک حرف ریت کے کئی کئی ذرات پر بہت ہی مزین لکھا گیا ہے - مجھے اس کی خوبصورتی سے تعجب ہوا کہ شاید اس ریت میں ان حروف کے نیچے پانی ہے اتنے میں خود بخود ریت کھودنی شروع ہوئی اور بہت خوشگوار پانی نکل آیا میں نے خوب سیر ہوکر پیا اور یہ پانی اس زور سے نکلا کہ رفتہ رفتہ دریا ہوگیا پھر اُس سے پار ہونا محال ہوگیا اور پھر دیکھا کہ کئی گھر اُس سے مخالفین اسلام کے تباہ ہوگئے اور کچھ ہونے والے ہیں - پھر بیدار ہوگیا۔

اس سے مجھے یقین ہوگیا ہے کہ شیخ یعقوب علی صاحب کی تفسیر القرآن دنیا پر ایک خارق عادت اثر کرے گی اور اپنے خریداروں کو خدا کی رحمت اور ہدایت کے پانی سے اچھی طرح سیراب کرائے گی معلوم ہوا کہ اس میں حقائق اور معارف ریت کیطرح ہیں میں صدق دل سے اور نہایت خوشی سے اپنے مخدوم اور محسن شیخصاحب کو مبارک باد دیتا ہوں کہ جنکے مبارک وجود سے یہ بے نظیر تفسیر شائع ہو رہی ہے اور پھر مبارک ہیں وہ لوگ جو تفسیر القرآن کے خریدار ہیں - فرقہ احمدیہ پر فرض ہے کہ اس تفسیر القرآن کی اشاعت کو اپنا فرض منصبی سمجھکر اس کی اشاعت کریں کہ اسمیں نور اور ہدایت ہے - خدا تعالیٰ ہر ایک کو اس کے پڑھنے کی توفیق دے اور ہدایت بھی - آمین

(محمد یحییٰ احمدی از دادنہ)

مذہبی دنیا پر سرسری نظر

مولوی فاضل ایڈیٹر کو مہذب سرٹیفکٹ

مولوی فاضل ایڈیٹر اہل حدیث کی تحریروں میں متانت اور ثقاہت کے نہ ہونے کی مجھے کوئی شکایت نہیں بلکہ اس کی تصدیق اس سرٹیفکٹ سے بھی ہوتی ہے جو لاہور کے ایک آریہ اخبار **پرکاش** نے اپنی ۱۷ فروری کی اشاعت میں انھیں عطا فرمایا ہے اور وہ یہ ہے

مغربی تہذیب اور مشرقی تہذیب کے نمونے تو پرکاش کے ناظرین نے بہت دیکھے ہونگے لیکن ایک **ایڈیٹری** تہذیب کا نمونہ شاید ہی انھوں نے دیکھا ہو لیجئے آج ہم ایک ایسا نمونہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں کہ جسکو دیکھکر انکے منہ سے عش عش نکل جاوے امرتسر کا **اہلحدیث** سوامی جی کی گندہ پالک کتاب مباحثہ مجنونہ کا ریویو کرتے ہوئے حسب ذیل درافشانی کرتا ہے

...... مگر افسوس کہ آریوں نے اس رذیل کتاب کو ردی کے صندوق میں بند کرکے یعنی ایسی نالی میں پھینک دیا ہے جہاں نیوگ کنڈ کے بیٹوں کا خون بہتا ہے - ناظرین ہم نہیں جانتے کہ اس

تہذیب کے پتلے ایڈیٹر کو کیا کہیں

بنام اگر ہونگے تو کیا نام نہ ہوگا

یہ ہے وہ سرٹیفکٹ جو مولوی فاضل مصنف **تہذیب** کو ملا ہے - افسوس!! میں جانتا ہوں کہ وہ اس کے جواب میں مجھے بھی دو چار صلواتیں سنا دے گا مگر یہ تو جواب نہ ہوگا بلکہ اس سرٹیفکٹ کی تائید ہوگی - بہتر ہے مولوی صاحب اپنی تحریروں کو زیادہ تر **معقول** اور متین بنانے کی کوشش کریں

بحال خود نگر

میں پرکاش کے معزز ایڈیٹر کی مندرجہ بالا رائے کو وقعت سے دیکھتا ہوں لیکن نصیحت بجائے خود اس امر پر بھی ضرور غور کرنا چاہیئے کہ **آریہ سماج کا مذاق مباحثہ** اور اس کا لٹریچر بہت کچھ بدگوئی اور سب وشتم ہی کے اندر محدود ہے چنانچہ جس سوامی جی کا ذکر انھوں نے مندرجہ بالا نوٹ میں کیا ہے اُن کی تحریروں اور تقریروں میں بجز یاوہ گوئی اور گالیوں کے ہوتا ہی کچھ نہیں - اور وہ مشہور **نیوگ** ہے - ماسوا اس کے نیوگ اگر ویدک تو ایک **پاک مسئلہ** ہے اور ویدک دھرم ہے تو اس کا ذکر آپ خلاف تہذیب کیوں قرار دیتے ہیں میں مولوی فاضل کے اس نوٹ اور طرز تحریر کو تو ہرگز پسند نہیں کرتا البتہ آپ کا اس پر اعتراض کرنا عجیب معلوم ہوتا ہے جس سے مجھے وہم ہوتا ہے کہ آپ **نیوگ** کے تذکرہ کو بھی خلاف تہذیب ہی سمجھتے ہیں اگر ایسا ہے تو میں آپ کو اس خیال پر مبارکباد دیتا ہوں -

غالب اور مقتدر خدا

آج کا پرکاش ہمارا ایک نوٹ لکھا ہے - **قرآن شریف** پڑھ جاؤ ہر جگہ خدا کو قادر اور غالب ہی پاؤ گے کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں خدا کو پیار اور محبت کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہو"

لاریب ایک آریہ کے نزدیک قرآن کریم میں خدا تعالیٰ کی ان صفات عالیہ کو دیکھ پانا مشکل ہے جس پر حیرت انگیز امر ہے کیونکہ اس نے اپنے وید میں تو ایک ایسے پرمیشر کا نقشہ کھینچا ہے جو ایک ذرہ کا بھی پیدا کرنے والا نہیں - اس نے پڑھا ہے کہ پرمیشر ایک مجبور ہستی ہے جس میں کوئی قدرت اور طاقت نہیں وہ اپنے مخلص اور وفادار بندوں کو ہمیشہ کی نجات تک نہیں دے سکتا اسے دعاؤں کے قبول کرنے کی شکتی نہیں اب وہ اگر قرآن شریف میں واللہ غالب علیٰ امرہ - ان اللہ علی کل شیء قدیر پڑھے تو اگر اُسے تعجب نہ ہو تو وہ کیسے ہو -

خیر یہ حیرت تو **پرکاش** کے ایڈیٹر کے لیے لازمی تھی مگر افسوس یہ ہے کہ انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں خدا کو پیار اور محبت کے الفاظ سے یاد کیا گیا ہو"

معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے پیشکردہ **مقتدر اور متصرف غالب خدا** کا کچھ ایسا رعب آپ پر پڑا ہے کہ آپ قرآن شریف پڑھ نہیں سکے ورنہ ایسا لغو اور ناواقفی کا اعتراض نہ کرتے بلکہ میرا تو خیال یہ ہے کہ آپ اسقدر رعب کے نیچے آئے ہیں کہ قرآن کریم کھولکر بھی نہیں دیکھا ورنہ سورۃ فاتحہ ہی میں پڑھتے

الحمد للہ رب العالمین - الرحمن الرحیم - مالک یوم الدین

موقع اور گنجایش نہیں کہ میں ان صفات اربعہ کی خوبیوں پر بحث کروں لیکن اسقدر کہ **حسن اور احسان** کا اکمل نمونہ ان الفاظ میں بیان ہوا ہے - اور اس کے علاوہ قرآن کریم میں کثرت کے ساتھ ولی المؤمنین - رؤف الرحیم - یحببکم اللہ - یحب المحسنین وغیرہ الفاظ آتے ہیں مگر اسکو پڑھے کون؟ وہی جو مقتدر اور غالب خدا کو ماننے والا ہے وہ شخص جو خدا تعالیٰ کو غالب اور مقتدر یقین ہی نہیں کرتا اسے ان صفات کا رنگ آ کیونکر سکتا ہے پرکاش کے اس نوٹ سے قطعی طور پر بھی کھل گیا ہے کہ

آریہ سماج کے نزدیک خدا تعالیٰ کا غالب اور مقتدر ہونا اسکی شان کے خلاف اور مذموم صفت ہے

اور اس سے یہ نتیجہ بالکل سہل ہے کہ آریہ سماج کسی ایسے ہیچ خدا کو ماننا چاہتی ہے اور مانتی ہے -

انجیل کا معقول اندازہ

مسٹر سی جی ۔ اسٹریٹ صاحب ایم ۔ اے کے انگریزی لیکچر کا ترجمہ

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اور یہ بھی ظاہر کرتے ہین کہ ایسے خیالات سرد مہری دہرم کو سون پرے رہتا ہے ۔ اور آجکل کی مذہبی دنیا مین ہمین اس زہریلے اثر کے ساتھہ مقابلہ کرنا ہے درحقیقت مین انجیل کی سب سے بڑھکر اسکی صداقت اور سادگی کی وجہ سے قدر کرتا ہون ۔ اسکے لکھنے والون نے گویا اپنی روحون کو اندر سے باہر نکال کر دکھلایا ہے تاکہ ہم انہین صاف صاف طور پر دیکھہ سکین اور انہون نے ہمین اپنے زمانہ کی زندگی کی ایسی صاف صاف تصویر دکھلائی ہے جو کہ رنگین عبارت کے لکھنے والون کیلئے ناممکن تہا ۔ انجیل کے اندر روحانی صداقتین ہونیکی وجہ سے ہی اسکی اسقدر وقعت ہے جہانتک کہ اس کتاب مین انسانی زندگی کی کشمکش رنج و راحت ۔ گناہ اور فتح ۔ نفرت اور محبت کے متعلق بیانات ہین یہ کتاب اس قابل ہے کہ نہایت غور کے ساتھہ اس کا مطالعہ کیا جائے مگر اس کو منجانب خدا ماننا گویا ناکامیابی کا منہ دیکھنا ہے اور میری بابت تو یہ ہے کہ مین ایسے ماننے کی نسبت یہ ہی بہتر سمجھونگا کہ مین اسے آہ بہر کر ایکطرف رکہدون اور انسانی زندگی اور تجربے کو اپنے لئے زیادہ قابل قدر رہبر خیال کرون اس بارہ مین ٹومس کارلائل صاحب نے کیا ہی اچھا کہا ہے ۔ اگر تمہین خدا کی خواہش ہے تو آنکھہ اٹھا کر اوپر دیکھو آسمان کس خوبصورتی سے ستارون سے بہرا ہوا ہے اور اگر تمہین اپنی بہبودی کیلئے کتاب کی ضرورت ہے تو انسان کی عجیب تواریخ موجود ہے ۔

لیکن چونکہ انجیل مذہبی ترقی کا ایک بیش قیمت خزانہ ہے جسمین بہت سے بے بہا لعل و جواہر موجود ہین ۔ اگرچہ وہ ایک ناقص طرز پر جڑے ہوئے ہین اور نیز چونکہ وہ ایک ایسی قوم کی مذہبی تواریخ کا بیان ہے جسکا معراج بہت اعلیٰ تہا گو بہت کم اس معراج کو حاصل کیا ہے اور چونکہ وہ ایسا روحانی خزانہ ہے جسمین سے بہت اعلیٰ خیالات اور صداقتین ہمین ملسکتی ہین جو دنیا مین شاید ہی کہین پاتی ہون ۔ اسلئے مین انجیل کو ایک انسانی [illegible] کتاب مانکر اسکی قدر [illegible] کرتا ہون اور خدا کا شکر بجا لاتا ہون ۔ [illegible]

اسقدر زیادہ فخر پڑا ہے اور وہی یہی خواہش ہے کہ انسان اس کا اچھی طرح سوچ سمجھکر غور کے ساتھہ مطالعہ کرے ۔ اور وہ متضاد باتین جو اسمین درج ہین صاف اس بات کا ثبوت ہین کہ وہ دیانتداری اور صداقت کے ساتھہ تحریر ہوئی ہے اور اختلافات جو مختلف انجیلون کے بیانات مین پائے جاتے ہین یہ ثابت کرتے ہین کہ مورخین نے جسطرح انکو درست اور صحیح معلوم ہوا اسیطرح صاف صاف بیان کر دیا ۔ اب ہمارا یہ کام ہے کہ انجیل مین سے وہ تمام باتین جو ہماری موجودہ زندگی کے مددگار اور مفید ہوسکتی ہین نکال لین اور اسکی غلطیون اور متضاد باتون کو الگ چھوڑ دین ۔ اور اپنی خداداد طاقتون سے یہ معلوم کرلین کہ وہ کون کون سی صداقتین ہین جو بائبل کے مورخین پر روحانی طور پر نازل ہوئین اور وہ کون سی غلطیان ہین جو ان صداقتون کے ساتھہ مل گئین ۔

انجیل کو اور کتابونکی طرح سمجھنا چاہیئے

وہ لوگ جو یہ کہتے ہین کہ ہمین یا تو انجیل کی ہر ایک بات مین یقین کرنا چاہیئے یا کسی بات کو بھی نہ ماننا چاہیئے ۔ ان کا یہ کہنا بالکل خلاف از عقل و دلیل ہے وہ انجیل کے سوائے اور کسی بارے مین ہر قسم کی دلیل پیش نہین کرتے نہ تو وہ یہ مانتے ہین کہ جو کچھہ اور کتابون مین پڑھتے ہین اس تمام کو قبول کرلین ۔ اور وہ اپنے عزیز سے عزیز دوست کی ہر ایک بات پر یقین رکھتے ہین اگرچہ اسکی دیانتداری اور صداقت کی تعریف کرتے ہین ۔ نہ وہ اپنے ہر دلعزیز واعظ کے لفظ کو جو منبر پر سے اسکی زبان سے نکلتا ہے ملتے ہین اور نہ اسکی ذاتی زندگی کے ہر ایک کام سے اتفاق رکھتے ہین بعض ایسے لوگ ہین جو اگرچہ اپنے مذہب کے اصول و عقائد مانتے ہین مگر اپنے دل مین ذہنی طور پر کچھہ مستثنیٰ کر لیتے ہین ۔ اور سب کے سب اپنے دل کے اندر بائبل کی ہر ایک بات کو بالکل صحیح قبول کرتے وقت کانشنس کی جھڑکی محسوس کرتے ہین ۔ انہین بالکل دیانتداری اور صداقت سے کام لینا چاہیئے ۔ انہین تحقیقات (جہان مین) کے خیال سے مطلق ڈرنا نہین چاہیئے ۔ اسی تحقیقات کے ذریعہ سے صداقت انسانون کے دلون تک پہنچتی ہے ۔ انہین زندہ خدا پر پورا بھروسہ رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنی صداقت کو باوجود انسانی گمراہی اور شک کے بالکل محفوظ رکھیگا ۔ خدا نے ہر ایک شخص کو عقل اور کانشنس عطا فرمایا ہے ۔ اور جادو والی زندگی [illegible]

انہین ان عالیشان حقوق کو چرچ کے قواعد ۔ انجیل یا واعظ کے حوالہ نہین کر دینا چاہیئے ۔

ہر ایک مرد اور عورت کو یہ بات ہر وقت مدنظر رکھنا چاہیئے کہ وہ اپنے لئے خود غور و فکر کرے ۔ ہمین ان طاقتون کو جو مہربان خدا نے ہمین بخشی ہین اب زیادہ غلامی کی زنجیرون مین جکڑے رہنے دینا نہین چاہیئے ۔ جن طاقتون کا انجیل کے بہادرون نے خوب پورے طور پر استعمال کیا تہا ۔ جو آزادی ہمین مسیح نے بخشی ہے ہمین اسپر قایم رہنا چاہیئے ۔ اور دوبارہ غلامی کے جوئے مین جکڑا جانا نہین چاہیئے ۔ جو کچھہ عقل درست سمجھے اور کانشنس اسکی شہادت دے ۔ وہ ہی ہمارے لئے درست ہے ۔ اور جو کچھہ یہ آخری عدالتہائے اپیل غلط ظاہر کرین اسے ہمین رد کرنا چاہیئے ۔ یہ بات کہ داؤد یسعیاہ ۔ یوحنا یا پولس نے ایک خاص بات کو درست سمجھا ہے اسکی قطعی دلیل نہین کہ وہ بالکل درست ہو ۔ ہمین تو وہ معلوم کرنا چاہیئے اور دریافت کرنا چاہیئے کہ آیا یہ باتین فی الحقیقت درست ہین ۔ عقل ہمین یہ بتلاتی ہے کہ ہم انجیل کی بہت سی باتون کو غلط سمجھکر رد کرین جیسے کہ ہم اور جگہہ غلط باتون کو پڑھکر رد کرتے ہین ساتھہ ہی ہم عقل کے ذریعہ سے اس صداقت کو بھی معلوم کرتے ہین جو انجیل مین موجود ہے ۔

جب ہم انجیل کے بعض حصون پر نگاہ ڈالتے ہین تو کانشنس مارے شرم کے سر نیچا کر لیتا ہے ہان جب اسمین نیکی ۔ قربانی اور محبت کا ذکر پڑھتے ہین تو مارے خوشی کے پہولا نہین سماتا ۔

اگر اس نگاہ سے دیکھا جائے تو انجیل ایک نہایت قابل قدر کتاب معلوم ہوتی ہے ۔ کوئی اور کتاب ایسی نہین پائی جاتی جسمین انجیل جیسا اعلیٰ ادراک پاکیزگی خیالات ۔ نیکی کیلئے جان نثاری ۔ صداقت کیلئے وفاداری حصول مقصد کیلئے سرگرمی پائی جاتی ہو ۔ اور نہ کوئی ایسی کتاب ہے جسمین ایسا سچا مذہب ۔ خدا اور فرض کے متعلق ایسے اعلیٰ اور صحیح خیالات پائے جاتے ہون ۔ کسی اور کتاب مین اسقدر امید ۔ اعتقاد اور محبت نہین ملتی ۔ ہمین بیشک دنیا کی اور کتب مقدسہ کیطرف بھی ضرور توجہ کرنی چاہیئے اور انمین سے جو صداقت ملے اس کی قدر اور تعریف کرنی چاہیئے ۔ اگرچہ ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ انمین سے کسی کا عیسائیون کی کتب مقدسہ کے ساتھہ مقابلہ نہین ہوسکتا ۔ ان اعلیٰ قدیم کتابون سے تھکی ماندہ روحون کو راحت ملتی ہے ۔ کمزور دل تسکین پاتا ہے اور نہایت ذلیل گنہگار اور غریب راندہ درگاہ کو بہت ہمدردی

ملتی ہے ۔ بیماری اور صحت غریبی اور امیری ۔ خوشی اور غم مین زندگی اور موت کے وقت اس کتاب مین ہمیشہ مناسب اور حسب موقعہ الفاظ ملجاتے ہین ۔

ہم آزاد مذہب لوگ انجیل کے قدر کرنے مین کسی سے کم نہین ہین ۔ مگر اب اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم سوچ سمجھکر انجیل کی قدر کرین ۔ ایک آزاد خیال آدمی اس توہمات کے دہند اور گردے کو جو اس کتاب پر چھا گیا ہے صاف کر دیتا ہے اور جب وہ اسے ایک تاریک اور دہندے شیشے مین سے دیکھنے کے بجائے کہلے طور پر دیکھتا ہے تو اگرچہ وہ اپنی عقل کو اسکی ہر ایک بات ماننے کیلئے قیدی نہیں بناتا اور نہ اسکی تمام تعلیم کو لاخطا سمجھتا ہے لیکن اوس کے پاکیزہ خیالات اور مفید نصائح کو جیسے پیاسی روح سرد پانی کی ترو تازہ کرنے والی گھونٹون کو خوشی سے قبول کرتی ہے محسوس کرتا ہے ۔ خدا کی روح نسل انسان کے دل مین کام کرتی ہے اور اُسے بھلے باتونکی طرف راغب کرتی ہے ۔ پس وہ نہایت خوشی کے ساتھہ زندگی بسر کرتا ہے اور خدا کا شکر بجا لاتا ہے ۔ کہ ہم جیسے انسانون نے نسل انسان کیلئے ایک قیمتی اور لازوال ملکیت چھوڑی ہے جسمین نہایت اعلیٰ خیالات اور کبھی کم نہ ہونے والی شان موجود ہے ۔

عید مبارک ہو

ناظرین الحکم کو عید مبارک ہو ۔ تعطیل عید کیوجہ سے اخبار ایکدن بعد دیر سے شایع ہوتا ہے اور سالِ رڈنگ مسٹری ایک صفحہ کم کھی ہے ۔ ایڈیٹر



[illegible]



اعلیٰ درجہ کا مقوی اور مصفی خون ۔ غریب چہار جوہر ۔ یہ چہار جوہر ایک بکس میں ہیں جن سے خون کو نہایت صاف کر کے تمام جلدی اور زہریلی بیماریوں کو دفع کرتی اور سر سے پیر تک ہر طرح کی طاقت بخشتی ہیں چار سیر چار دواؤں کا ست اور جوہر فی شیشی ۸ خوراک چار شیشیوں میں ۳۲ خوراک استعمال میں مرد اور عورت لڑکے اور جوان ہر ایک کو تمام عمر کیلئے ہمیشہ سب امراض سے محفوظ رکھتا ہے ۔ آتشک ۔ سوزاک ۔ گٹھیہ ۔ خارشت ۔ داد ۔ اکوت ۔ بواسیر ۔ برص ۔ سفید داغ ۔ جذام وغیرہ شیشی نمبر ۴ جوہر چوب چینی وغیرہ ۔ چہار جوہر اپنے استعمال کنندہ کو ۔ وغیرہ کے فسادات کو ہمیشہ کیلئے صاف کر دیتا ہے ۔ شیشیاں ایک ٹین بکس میں مقفل کر کے معہ کنجی و کاغذ ترکیب استعمال کے خریداروں کو دیجاتی ہیں قیمت فی بکس آٹھ روپیہ ۸ پیکنگ و محصول ڈاک ایک روپیہ چہار آنہ ۔ **اکسیر حیات یعنی نمک نباتات** ۔ ... اور تمام مفید دواؤں و میووں کے ست اور جوہر سے کیمیاوی طور پر ترکیب دیکر بڑی محنت اور جانفشانی سے یہ نمک تیار کیا گیا ہے اول درجہ کا مقوی معدہ و ہاضم غذا و دافع قبض و ریاح اور ... طاقت بخشنے والا اور کتنے ہی دنوں کا پرانا اسہال اور بخار یا ورم ہو جلد دفع کر کے صحت و تندرستی کو ہمیشہ قائم رکھنے والا مرد اور عورت دونوں میں توالد و تناسل کا مادہ پیدا کرنیوالا ہے ... ایک پوری بوتل نمک استعمال کر کے فضل خدا کا امیدوار رہنا چاہئے قیمت فی شیشی ۱۲ خوراک ایک روپیہ پیکنگ و محصول ڈاک علاوہ و قیمت فی بوتل جس میں ۱۲ خوراک یعنی آٹھ شیشی نمک رہتا ہے پانچ روپیہ محصول ڈاک ... تین شیشی ... و چار شیشی ... پیکنگ و محصول ڈاک علاوہ آپ ہی تجربہ کیجئے اور فائدہ اٹھائیے اسے معمولی نمک نہ سمجھئے یہ نمک امراض ذیل میں ... فائدہ بخشتا ہے ... ضعف معدہ یعنی غذا کا ہضم نہ ہونا اور بار بار پاخانہ ہونا ۔ وبائی امراض مثل ہیضہ و تخمہ ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ درد گردہ ۔ درد قولنج ۔ درد کمر ۔ وجع مفاصل یعنی گٹھیہ ۔ درد سر ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ ضعف دماغ ۔ ضعف بصارت ۔ کمی باہ یعنی نامردی ۔ جریان یعنی دھات پتلی ہو کر بہنا ۔ سوداوی امراض مثل آتشک و سوزاک اور جلدی امراض مثل خارشت و داد ... خون ۔ ... فائدہ بخشتا ہے ... دل اور دماغ کو قوت اور فرحت بخشتا ہے طبیعت کو خوش اور بشاش رکھتا ہے فکر اور تردد کو دفع کرتا ہے ... اس کا استعمال اکسیر کا کام دیتا ہے اگر احتیاط اور التزام کے ساتھ ایک پوری بوتل اس نمک کی استعمال کی جائے ... تو نیا خون اور گوشت ... پیدا ہو سکتا ہے جس سے ہر طرح کی نئی طاقت اور قوت یقیناً پیدا ہوگی یہ امر مسلم ہے کہ تمام بیماریاں معدہ کی خرابی کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے اس کا نام اکسیر حیات رکھا گیا ہے ... ہر قسم کی سستی کمزوری اور لاغری ہو فوراً دفع ہو کر انسان موٹا اور تازہ ہو جاتا ہے اور ایک نیا رنگ و روپ پیدا ہوتا ہے گویا از سر نو زندگانی حاصل کرتا ہے ۔ **طاقت پیدا کرنیکی عمدہ دوا یعنی معجون تقویت** ۔ یہ معجون سر سے پیر تک ہر طرح کی نئی طاقت پیدا کر کے انسان کو ہمیشہ تندرست رکھتی ہے ۔ دل دماغ گردہ یعنے اعضائے رئیسہ کی تقویت کیلئے اکسیر ہے ... دل اور دماغ میں اول درجہ کی تقویت پیدا کرتی ہے ترقی بصارت و حافظہ و دماغ کیلئے سریع التاثیر ہے قیمت فی بکس جس میں ۳۰ خوراک دوا رہتی ہے پانچ روپیہ پیکنگ و محصول ڈاک ... **دوا یعنے روغن اوجاع** ۔ کسی قسم کی تکلیف وہ گٹھیہ یا عرق النسا یا درد کمر یا درد شانہ وغیرہ ہو چند روز میں اس تیل کے استعمال سے درد و ورم اور تمام تکالیف بالکل دفع ہو جاتی ہیں قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصول ڈاک ... **آنکھوں کیلئے نئی روشنی یعنے سرمہ نوری** ۔ اصلی ممیرا اور ایک سو سفید اور مقوی بصر ادویات و محلول جواہرات سے یہ سرمہ تیار کیا جاتا ہے ۔ جالا ۔ ناخونہ ۔ ... دھند ۔ ... پانی بہنا ۔ سرخی چشم ۔ درد ۔ ککرے وغیرہ غرض آنکھوں کی کل بیماریاں دفع کر کے آنکھوں کی طرح نئی روشنی از سر نو پیدا کرتا ہے چند روز کے استعمال سے آنکھوں کی روشنی کو عمر کیلئے قائم کر دیتا ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ پیکنگ و محصول ڈاک ... **دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کیلئے اعلیٰ درجہ کا مقوی دندان اور خوشبودار منجن** ۔ دانت اور آنکھ انہیں دو نعمتوں سے زندگی کا مزا ہے ... دانتوں کی حفاظت نہایت ضروری اور لازمی ہے اس منجن کو آپ چند روز ملنے پھر اپنے دانتوں کی صفائی اور مضبوطی کو دیکھئے کیسا ہی درد ہو فوراً دفع ہو جائیگا اور تمام دانت موتی کی طرح چمکنے لگیں گے ... دانتوں کا ہلنا ... خون اور بدبو دہن اور ہونٹھ و زبان کے ناسور کے رفع کیلئے یہ منجن اکسیر ہے قیمتی بکس ۸ ریکنگ و محصول ڈاک ۱۵ اور ۱۲۹ دوا ان کے علاوہ آتشک ۔ سوزاک ۔ جریان ۔ پیچش ۔ اسہال ۔ کھانسی ۔ دمہ ۔ بواسیر ۔ ریگ مثانہ ۔ طحال ۔ خارشت ۔ اختلاج ۔ سفید داغ ۔ داد ۔ ... زخم اور سیوڑے کیلئے مرہم اور نیز مخصوص عورتوں کیلئے ہر مرض کی دوائیں اس دواخانہ میں موجود ہیں جن کا تجربہ عرصہ دراز سے تمام ہندوستان میں نہایت کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے ... ایک ٹکٹ بھیجکر ... فہرست ... دواخانہ کی منگا کر ملاحظہ فرمائیے جسمیں کل دواؤں کی تفصیل حالات ... استعمال و سرٹیفکیٹ وغیرہ کے درج ہیں ۔ آپ اپنا نام اور پتہ تمام و کمال خوب صاف لکھیے اور اگر ریلوے اسٹیشن قریب ہو تو اسکو بھی لکھیے ۔ ہمارا پتہ یہ ہے **شیخ ولی محمد اینڈ کمپنی اکسیر اعظم میڈیکل ہال مقیم گنج شہر بنارس** ۔ نوٹ ۔ بکو مندرجہ بالا دواؤں کے فروخت کیلئے ہندوستان میں ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے ...

کارخانہ احمدی حسب روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے ۔ بلحاظ تغیرات زمانہ اور بکاذلت سے ہو گئی بلحاظ نفاست اب اسے ترقی دلگئی ہے اور عطر تیل وغیرہ لوازمات صفائی طیار کئے جاتے ہیں اور خوشی حالی سے کارخانہ انجام دیتا ہے شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں

راقم محمد عبد اللہ سعد اللہ تاجران عطر قنوج

سچائی کا اظہار

کارخانہ کو بدگمانی سے بچانے کے واسطے صرف ایک عمدہ ذریعہ ہے کہ ہر ایک دوا کا نمونہ کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے (سونے چاندی کی گولیاں) جو اعلیٰ درجہ کی مقوی دل و دماغ و معدہ و باہ ۔ اور مصفی خون ہیں اور جوان اور بوڑھوں کیلئے مفید اور زمین کی بے اعتدالیوں کیواسطے اکسیر ہیں قیمت چوبکا بکس عہ (نخل مراد) یہ ایک نہایت لطیف عمدہ قسم کی مٹھائی ہے جو کہ مشک و عنبر مقویات ادویات و میوہ جات سے مخلوط کر کے تیار کیگئی ہے جو حلق سے اترنے ہی اپنا اثر دکھانا شروع کرتی ہے اور رقت و جریان و عسر و احتلام وغیرہ کو دور کر کے چست و چالاک بنا دیتی ہے اور مقوی دل و دماغ و معدہ و جگر ہیں ان اعضاء کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہے واسطے آزمائش بکس خورد بارہ خوراک عہ بکس اوسط ۴۰ خوراک عہ ، بکس کلاں جو ایک آدمی کو کافی ہے عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ بابب گڈھ ضلع دہلی

ایک نظر ادھر بھی

یہ کارخانہ عطر و تیل کا عرصہ دراز سے جاری ہے مفصل فہرست طلب کرنیسے روانہ ہوگی ۔ ناگر تیل ۔ یہ تیل ہمارے کارخانہ سے ایجاد ہوا ہے بالوں کو سفید ہونیسے روکتا ہے ۔ نزلہ آنکھوں درد سر وغیرہ کیلئے مفید ہے قیمت فی شیشی ۱ر محصول ڈاک بذمہ خریدار

المشتہر منیجر کارخانہ عطر و تیل فرخ آباد قنوج

ریمارک

ابتدائی رپورٹ انجمن شیخان شمسی لاہور اس نام کی ۴۸ صفحہ کی ایک خوبصورت چھپی ہوئی رپورٹ میرے پاس بغرض اظہار رائے آئی ہے۔ یہ رپورٹ ماسٹر چراغ الدین صاحب ویشن برانچ آفس چیف کورٹ پنجاب و جنرل سکرٹری انجمن مذکور نے مرتب کی ہے۔

یہ زمانہ انجمنوں اور کانفرنسوں کا ہے قریباً ہر قوم نے اپنی کوئی نہ کوئی انجمن ضرور بنائی ہے۔ اور بطریق قومی ترقی کا نفس الامر میں بہت ہی مفید ہے۔ ایسی صورت میں شیخان شمسی کی انجمن لاہور جیسے مقام میں نہ ہوتی تو بہت ہی تعجب تھا خصوصاً جبکہ ماسٹر چراغ الدین جیسے نیک اور روشن خیال نوجوان اس قوم میں ہوں۔ میں ماسٹر چراغ الدین صاحب کو طالب علمی کے زمانہ سے جانتا ہوں انہیں قومی کاموں اور اصلاحی تحریکوں میں حصہ لینے کا خاص ملکہ اور مذاق ہے وہ لاہور کی ٹمپرنس سوسائٹی میں نمایاں پوزیشن رکھتے ہیں انجمن موصوف کا اصل الاصول شادی غمی کی تقاریب پر بیجا مصارف کا انسداد اور دیگر رسوم قبیحہ کی اصلاح کرنا ہے میں نے رپورٹ کو سرسری نظر سے پڑھا ہے۔ اصلاحی تحریکوں میں یہ قدرتی بات ہے کہ مخالفت ہوتی ہے اور سخت مخالفت ہوتی ہے اس کیلئے میرے عزیز دوست ماسٹر چراغ الدین صاحب بھی باہر نہیں رہے مگر ان کے استقلال ہمت کا یہ نتیجہ ہے کہ میں اس قوم کی باقاعدہ رپورٹ دیکھتا ہوں۔ رپورٹ کے پڑھنے سے جنرل سکرٹری صاحب کی قابلیت کا پتہ ملتا ہے شیخان شمسی لاہور کی خوش قسمتی ہے کہ ایک قابلقدر نوجوان قومی خدمت کرنیکو طیار ہوا ہے ماسٹر چراغ الدین کو میں انکی اس نیک تحریک پر مبارکباد دیتا ہوں اور مشورہ دیتا ہوں کہ وہ انجمن کی اغراض کو پورا کرنیکیلئے قرآن کریم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا دستورالعمل قرار دیں۔ اور مسلمانوں میں جو کامیابی اور ترقی کی علامات ظہور پذیر ہو رہی ہیں ان سے قوم کو بچا کر اس راہ پر لانے کی کوشش کریں جو حقیقی کامیابی کی راہ ہے

*

علمی جنتری کانپور ۱۹۰۵ء کانپور کی علمی جنتری کئی سالوں سے سید محمد عبداللہ صاحب علم سوداگر کی زیر ترتیب شائع ہو رہی ہے اور یہ جنتری پنجاب و ہندوستان میں بہت کچھ شہرت یافتہ ہے۔ اشتہاری حصہ نکالکر ۸۰ صفحہ پر شائع ہوئی ہے جسمیں مفید و دلچسپ کارآمد مضامین جنتری کے علاوہ اپ ٹو ڈیٹ ہیں۔ اس جنتری میں صفحہ ۳ پر حضرت اقدس جناب امام الاسلام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر اور بہت ہی مختصر حالات دیئے ہیں میں افسوس کرتا ہوں کہ سید صاحب اگر تصویر اور حالات نہ دیتے تو اچھا ہوتا۔ تصویر بہت ہی خراب اور غلط ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ حالات انہوں نے اخبار سیر فولاد سے لئے ہیں۔ اگر وہ اس امر کی ضرورت ہی سمجھتے تھے تو وہ مجھسے اس معاملہ میں مدد لیتے میں خوشی سے مدد دیتا۔ حالات کے ضمن میں اس فرقہ کی تعداد کے متعلق لکھا ہے "مرزا صاحب کی زبانی ان کے مریدوں کی تعداد دو لاکھ سے بھی زیادہ ہے لیکن ان کے مخالفین صرف چار یا پانچ ہزار ہی کہتے ہیں"

اس فقرہ کو پڑھ کر مجھے اور بھی افسوس ہوا کہ کاش اگر مردم شماری کی رپورٹوں کو دیکھ لیا جاتا تو سید صاحب اپنی رائے لکھ سکتے بہر حال یہ جنتری ایک قابلقدر چیز ہے مجھے کوئی قیمت اس جنتری کی معلوم نہیں ہوئی۔ کانپور علمی جنتری کے دفتر سے ملے گی۔

استفسار اور ان کے جواب

*

۱۔ مرزا صاحب حج بیت اللہ شریف کیوں نہیں کرتے۔ اور جناب پیران پیر کا درجہ اور ادب کہاں تک ہے

۲۔ فرضوں میں اور باقی نمازوں میں عین بیچ میں بیٹھنے درمیان میں دعا مانگنا کس حدیث یا آیت کی رو سے ہے۔

۳۔ حدیث صحیحہ سے ثابت کریں کہ حضرت مسیح علیہ السلام سفر کر کے محلہ خان یار شہر سری نگر میں آئے۔ سوائے اس کے احمدیوں کے پاس کیا ثبوت ہے کہ ایک تو مسیح کے نام سے سیاحت ٹپکتی ہے۔ ایک کچھ قبر اس نام کی بتلائی جاتی ہے۔ ماسوائے اس کے کوئی معتبر حدیث۔

۴۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق کیا خیال ہے آیا وہ مصلوب ہوئے ہیں۔ اگر ہوئے ہیں تو آیا صرف صلیب پر لٹکائے گئے۔ اور رہے وہ زندہ یا مصلوب ہونے کے معنی صلیب پر لٹکانے کے بعد موت بھی لازمی نتیجہ ہوتی ہے اور آیت قرآن کریم۔ مَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ کو کسطرح مطابق کیا جاتا ہے۔ اور کیا معنے لئے جاتے ہیں۔

۵۔ خاتم النبیین رسول اللہ تھے۔ تو پھر نبی ہونے کا دعوےٰ کسطرح درست رہتا ہے۔

۶۔ ایک کا اعتراض ہے کہ حدیث علم ظنی ہے کسی حدیث کا کوئی راوی معتبر یعنی تبع تابعین تک پہونچتا معلوم نہیں ہوتا۔ گویا حدیث کو نامعتبر خیال کرتا ہے۔ پھر کہتا ہے کہ اس ظنی حدیث کو چھوڑ کر قرآن کریم سے مہدی دوران و آمد مسیح موعود ثابت کرو۔ گویا بمقابل اس کے مہدی اور مسیح کی نہ کوئی پیشین گوئی قرآن کریم میں ہے۔ اور نہ حدیث معتبر ہے۔ تو کسطرح آمد ہو سکتی ہے

جوابات

۱۔ جناب سید عبدالقادر صاحب اچھے لوگ تھے اور حدیث میں آیا ہے کہ جس شخص کو اچھے لوگ اچھا کہیں وہ خدا کے حضور بھی اچھا ہوتا ہے اور یہ حدیث بخاری میں ہے۔ رہی یہ بات کہ انکی فضیلت کہانتک ہے۔ یہ موقوف ہے دلی تعلق پر جو خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور ان کے حالات سے سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی واقف نہیں۔ پس حد مقرر کرنا انسان کا کام نہیں۔ حج بیت اللہ میں امن شرط ہے۔ آجکل تو عام حاجیوں کیلئے بھی امن نہیں۔ اور امن میں مال اور جان دونو داخل ہیں۔ آپنے شاید سنا ہوگا کہ اس سال کتنے لاکھ روپیہ لیکر حاجیوں کو کسقدر دکھ دیا گیا ہے۔ اور صدہا قتل ہی ہو گئے۔ اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ عیسائیوں کی ایک جماعت (مسلمان ہوکر) بیت اللہ کا طواف کریگی اور مسیح بھی ان کے ساتھ طواف کریگا۔ کیونکہ طواف بدون اسلام لانیکے عیسائیوں کی ناممکن ہے۔

۲۔ تم جانتے ہو کہ جب انسان نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ تو اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ الآیۃ پڑھتا ہے یہ بھی ایک دعا ہے۔ پھر رکوع میں اور سجود میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخر عمر میں۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ پڑھتے تھے۔ اور یہ بھی دعا ہے۔ پھر التحیات میں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اور درود تو درود۔ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وغیرہ یہ سب دعائیں ہیں اور نماز کے اندر ہیں۔ اگر تم غور کرو تو معلوم ہوگا کہ نماز ساری دعا ہے اور رکوع سے بعد یا پہلے آخری رکعت میں دعا مانگنا بلوغ المرام میں موجود ہے دیکھ لو۔

۳۔ ہر ایک امر حدیث سے ثابت نہیں ہوا کرتا مثلاً تم سے کوئی دریافت کرے کہ حدیث سے ثابت کرو کہ تمہاری کیا قوم ہے۔ پس یہ عقلمندوں کا کام نہیں عقلمند کا یہ کام ہوتا ہے کہ خدا کے مختلف قسم کے دیئے ہوئے دلائل سے سچے اور صحیح دلائل کو دیکھے خواہ وہ قرآن میں ہوں خواہ حدیث میں خواہ تواتر سے ملیں خواہ قانون قدرت سے۔

۴۔ حضرت مسیح مصلوب نہیں ہوئے۔ مصلوب کے معنے عربی زبان میں وہ ہیں وہ دکھ جس سے انسان کی چربی پگھل کر نیچے گر جاوے صرف لکڑی پر چڑھنے کا نام صلیب نہیں بلکہ یہ لکھا ہے کہ مصلوب وہ ہوتا ہے کہ جس کی پیٹھ کی چربی پگھل کر گر جاوے۔

۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور ضرور ہیں اور قرآن کریم میں لکھا ہے پر یہ جاننا ہو کہ نبی کریم صاحب شریعت تھے اسلئے ضرور ہوا کہ کوئی شریعت جدیدہ قرآن یا نبی کریم کے احکام کے سوائے ممکن نہیں۔ اور نبی کا لفظ عربی زبان میں خبر دینے والے کے معنے رکھتا ہے یا بڑے آدمی کے۔ اس معنے کی نفی شرعاً جائز نہیں اور نیز خاتم تو مہر کو کہتے ہیں جب نبی کریم مہر ہوئے تو اگر انکی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا تو وہ مہر کسطرح ہوئے یا مہر کس پر لگی

۶۔ حدیث کو علم ظنی کہنا لاعلمی ہے اگر سارے حدیث ظنی ہے تو تم اپنے باپ کے بیٹے کسطرح ثابت ہوتے ہو حالانکہ یہ خبر ظنی ہے۔ یہ بات بھی ظنی ہے ماں جانے باپ کو۔ پس ایک عورت کی خبر بعض اوقات یقینی ماننی پڑتی ہے اور اس کا راوی نہ نبی نہ صحابی نہ تابعین ہے والسلام

نورالدین

کیا اسلئے کہ ریلوے حادثات کی تعداد پوری ہوجاوے؟ سنا ہے کہ بڑے شہروں میں پولیس والوں کو ہر سال یا مہینے میں مقدمات کی ایک خاص تعداد پوری کرنی پڑتی ہے۔ جسکا نتیجہ یہ کہ ان بیچاروں کو بعض جھوٹے اور بے بنیاد مقدمے بھی بگھنا ہوں کو بالضرور بنانے پڑتے ہیں۔ حال میں یہ خبر ہماری نظر سے گذری کہ مشرقی بنگال ریلوے پر سگنلر موقوف کئے جائیں گے اور ان کا کام سٹیشن ماسٹروں پر ڈالا جائیگا۔ ہماری رائے میں سٹیشن ماسٹری اور سگنلری دونو کام نہایت نازک ذمہ داری کے ہیں جن میں ذراسی غفلت سے حادثوں اور تصادم کا ہوجانا ایک معمولی بات ہے پس اگر یہ خبر صحیح ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ شاید مشرقی بنگال ریلوے پر بحالت موجودہ حادثے بہت کم ہوتے ہونگے جسکی تعداد پوری کرنے کیلئے یہ تدبیر نکالی گئی ہے کہ سگنلروں کی ڈیوٹی کا بوجھ بھی بیچارے سٹیشن ماسٹروں کے سر پر لاد دیا جاتا ہے تاکہ انکی مجبوری غفلت سے خواہ مخواہ بھی حادثات ہوتے رہیں اور سال میں انکی مشعینہ تعداد پوری ہوجایا کرے۔

*

ہندو بھائیوں کی سوشل حالت پر معاصر موصوف نے عجیب روشنی ڈالی ہے وہ لکھتا ہے کہ ۱۰ جنوری کو سخت سردی تھی اور بارش کیوجہ سے کیچڑ کی بہت زیادتی تھی میں نے ایک ہندو بی بی کو بازار میں جاتے دیکھا اس کے ہاتھوں میں طلائی کنگنی اور دو تین اور قیمتی زیور تھے مگر پاؤں میں جوتی نہ تھی ہمارے ہندوستانی بھائی بھی عجیب ہیں عورتوں کو زیورات سے لاد دیتے اور دو...

مراسلات

مندرجہ ذیل چھپے ہوئے مضمون دو مختلف سوسائٹیون کیطرف سے بھیجکر خواہش کیگئی ہے کہ وہ الحکم مین چہاپے جاوین اسلئے مین محض اس لحاظ سے کہ ان سوسائٹیو کے ذریعہ کسی حد تک نوع انسان کی بھلائی کیلئے مفید کام کرنیکی کوشش کیجاتی ہے مین چھاپ دیتا ہون۔ ایڈیٹر

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کی تاریخون مین تبدیلی

پنجاب کے چند مشہور شہرون کے ہمدردان انجمن کی تحریک پر مجلس منتظمہ کے ایک ضروری اور غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۵ فروری ۱۹۰۵ء نے بعد غور و فکر قرار دیا ہے کہ بجائے فروری کے اخیر ہفتہ اور اتوار کے جلسہ ۲۱-۲۲-۲۳-۲۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو ایسٹر کی تعطیلات مین ہو۔ کیونکہ ان تاریخون مین خیر خواہان انجمن اور شائقین جلسہ آسانی اور سہولت سے شریک جلسہ ہو سکتے اور تمام کارروائی کو دیکھکر بلا تکلیف واپس جا سکتے ہین حکام نارتھ ویسٹرن ریلوے اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے نے ازراہ عنایت جلسہ مین شریک ہونیوالے احباب کیلئے کرایہ ریل سوائے درجہ اول کے۔ دس یوم کیلئے **نصف** کر دیا ہے بشرطیکہ مسافت **پچاس** میل سے کم نہ ہو۔ جو صاحب شریک جلسہ ہونا چاہین ان کو چاہیئے کہ خاکسار سے سرٹیفکٹ ابتدائے اپریل مین منگوالین جسے سٹیشن روانگی پر پیش کرنے اور ایک طرف کا کرایہ ادا کرنے سے واپسی کا ٹکٹ انکو ملجاویگا۔ ایک سارٹیفکٹ سب صاحبان کیلئے بھی کافی ہوگا۔ سرٹیفکٹ کا نمونہ حکام ریلوے نے خود تجویز کر کے بھیجا ہے اسمین سفر کرنیوالون کے نام پتے اور پتے درج ہونے ضروری ہونگے اور اس امر کا درج ہونا بھی ضروری ہے کہ وہ کس ریلوے سٹیشن سے سوار ہونگے پس جو صاحب سرٹیفکٹ منگوانا چاہین انہین لازم ہوگا کہ وہ ان تمام ضروری مراتب سے جو قابل اندراج سرٹیفکٹ ہین وقت پر اطلاع دین۔

خاکسار **شمس الدین** جنرل سکرٹری

نارتھ ویسٹرن ریلوے پر سٹیشن روانگی سے لاہور تک اور اودھ روہیلکھنڈ ریلوے پر سٹیشن روانگی سے سہارنپور تک۔

نور آنا رفنڈ کی تیسری اپیل
بنام اہل ملک و اہل قوم

اول۔ بالعموم اہل ملک و ارباب قوم سے پوشیدہ نہین ہے کہ روز ازل سے انسانی دنیا مین ایک کو دوسرے سے مدد ملنے کا طریقہ چلا آیا ہے یا یون کہو کہ ساری مخلوق ایک دوسرے کی امداد پر بلا شبہ درسے کھڑی ہے۔ انسان کو انسان ہی سے نہین بلکہ انسان کو حیوان سے بھی مدد مل رہی ہے آپ دیکھتے ہین بیل اہل ہلا کر انسان کیلئے غلہ اور ترکاری پیدا کرنے مین اونٹ اور بھینسے اور گدھے ایک جگہ کا بار دوسری جگہ پہنچاتے ہین بھیڑین کمبل بنانے کیلئے ہم کو اون دیتی ہین۔ بکریان اور گائین اور بھینسین دودھ اور مکھن اور حیاتی الالی مین گھوڑا سواری دیتا ہے۔ وقس علے ہذا۔ پس کیا آپ لوگ کائستھ پاٹھشالا کی امداد نکرینگے جسمین کائستھون ہی کی بھلائی مد نظر نہین ہے بلکہ دیگر اقوام کی بھی حب الوطنی تو اسی کی مقتضی ہے کہ وقت ضرورت ملک کی کل قومین ایک دوسری کی امداد کرین جو باعث رضامندی خدا و ترقی اتحاد بنی نوع انسان و درستی حالت ملک ہے

دوم۔ پہلی اور دوسری بابت کی اپیل کا جو نتیجہ مشتہر ہوا وہ شائع ہو چکا ہے اب مین تیسری بار یہ اپیل آپ اصحاب ملک و قوم کی خدمت مین پیش کرتا ہون جنکے ملاحظہ سے پہلی اور دوسری اپیل نہین گذری ہے۔

واضح ہو کہ فانی فی القوم منشی **کالی پرشاد صاحب** وکیل بانی پاٹھشالا الہ آباد کا وقف کیا ہوا سرمایہ مع جایداد جو قریب پانچ لاکھ روپیہ کے ہے ان رفاہ عام اور خیراتی ابواب کیلئے ہرگز کافی نہین ہے جو منشی صاحب نے وصیت نامہ مین محول کئے ہین اور زمانہ کی ضروریات اور وقت کی خواہشین یہ حکم دے رہی ہین کہ پاٹھشالہ مذکور کو کالج کے درجہ تک پہنچایا جائے اسلئے دیگر مستقل پانچ لاکھ کے سرمایہ کی ضرورت ہے اس پانچ لاکھ کے منافع سے قریب پندرہ ہزار سالانہ تنخواہ کو اور پانسو سالانہ انکم ٹکس وغیرہ کو دینا ہوگا اور پچاس ہزار سے کالج کی توسیع عمارت مین لگے گا۔

یہ پاٹھشالہ ۱۸ اگست ۱۸۷۳ء کو قایم ہوا ہے جسکو کالج بنانے کیلئے ۱۸۸۷ء مین کائستھ کانفرنس قایم ہوئی اور کئی بار کانفرنس مین اپیل کیا گیا لیکن کانفرنس کے قالب مین بہت سی قومی ضروریات اور اصلاحین ٹھونس ٹھونس کر بھر دی گئین اس وجہ سے قوم کی توجہ پریشان ہو گئی پاٹھشالہ کو کالج بنانے کا خیال جاتا رہا علاوہ اسکے قوم بہ یک وقت مین کئی کام نہین ہو سکتے ہین۔ اگر شروع سے اب تک کانفرنس کا مقصد صرف ترقی تعلیم رہا ہوتا تو نہ صرف پاٹھشالہ کالج بن گیا ہوتا بلکہ ایک دوسرا کالج کمل ہوتا کیونکہ کانفرنس اور سبھاؤن کے مصارف مین اور اہل قوم کی آمدورفت مین بیشمار روپیہ خرچ ہو گیا پاٹھشالہ کی طرف سے چند بار ڈیپوٹیشن ارباب قوم کی خدمت مین جابجا بھیجا گیا لیکن قومی افلاس کیوجہ سے معقول کامیابی نہین ہوئی۔ تب لاچار ہو کر یکم جنوری سنہ ۱۹۰۰ء سے نور آنا رفنڈ کھولا گیا جسکے قواعد حسب ذیل ہین

۱۔ جس خاندان مین دس روپیہ یا اس سے کم ماہوار آمدنی ہے اس خاندان سے صرف ایکبار ایک چونی لیجاویگی اور جس خاندان مین دس روپیہ سے زیادہ آمدنی ہے اس خاندان کے ہر فرد بشر سے خواہ وہ بچہ ہو یا جوان یا بوڑھا یا مذکر یا مونث چار چار آنے لئے جائینگے۔

۲۔ ملک کی دیگر معزز قومون کے افراد کا چندہ بھی شکریہ کیساتھ قبول کیا جائیگا خواہ وہ کسی مقدار مین ہو۔

۳۔ بذریعہ ایک مطبوعہ درخواست کی جو اس اپیل کی پاکٹ مین رکھکر شائع کیجاتی ہے ہر جگہ ایجنٹ مقرر کر کے چندہ وصول کیا جائیگا۔ ۴۔ کل چندہ براہ راست دفتر سکرٹری نور آنا رفنڈ مقام لشکر گوالیار مین داخل ہو کر کائستھ پاٹھشالہ الہ آباد کے خزانہ مین بھیجا جایا کریگا۔

چنانچہ اس رول پر دو سال سے کام ہو رہا ہے اور اگرچہ صدہا اصحاب قوم اس شرکت کام کر انجام مین بدل ساعی و سرگرم ہین لیکن وہ محدود ہین اور چندہ کی موجودہ رفتار سے پایا جاتا ہے کہ اس عظیم الشان مہم کا سر ہونا اسوقت تک ناممکن ہے جبتک کہ بیشمار اصحاب قوم و برادران ملک دستگیری نکرینگے اور جبتک ایک ایک جنرل ایجنٹ کھڑا ہو کر اپنے اپنے صوبہ کا چندہ وصول نکریگا۔ لہذا یہ تیسرا پاٹھشالہ کا ملکی نام پر اپیل شائع کرتا ہون اور مستدعی ہون کہ ہر قوم کے لوگ اس نیک و ریاکاری کام مین شرکت کا موقعہ حاصل کر کے ایک نا تمام تعلیمی عمارت کو منزل پر پہونچائین یعنی پاٹھشالہ کو کالج بنائین اور ایک قلم پیشہ معزز قوم کو ممنون الطاف بزرگانہ فرمائین خدا انکو اجر جزیل بخشیگا۔

لشکر گوالیار ونر نور آنا رفنڈ۔
کامتا پرشاد سکسینہ سکرٹری

مین مسلمان کیون ہوا؟

معزز ناظرین اسمین شک نہین کہ انسان کو خداوند کریم نے اشرف المخلوقات پیدا کیا ہے لیکن جو قدرتی کمزوری اسکے گلے کا ہار ہو گئی ہے وہ بھی اسکو چلنے نہین دیتی انسان کو چاہیئے کہ جہانتک اس سے ہو سکے جہانتک کہ اسے قرب حاصل کرے اسلئے انسان کو محتاط رہنا چاہیئے کہ اس کمزوری سے ہر وقت بچتا رہے اور جہانتک ہو سکے قدم کو آگے بڑھانیکی کوشش کرے فطرتی کمزوری انسان پر اسکی غفلت کو دیکھکر وار ہو جاتی ہے اگر انسان ہوشیار اور مضبوط رہے اور ہر وقت خدا کے خوف کو مد نظر رکھے مین کہتا ہون کہ یہ مرض اسکو کبھی لاحق نہ ہو سکین جس وقت خدا کا فضل ہو تو ایسی کمزوریان خواہ کس قدر بلکہ صدہا ہون تو بھی بگاڑ نہین سکتین خدا کا فضل ہی اسکے خوف سے تھا جب مین انسانیت کی قالب مین پایا ہون اور عقلمندی اور ہوشمندی کا جامہ پہنا ہے مجھکو بھی شوق رہا ہے کہ کسی طرح سے وہ راہ مستقیم کا پتہ لگے اس جستجو اور میری کوشش کا یہ نتیجہ ہوا کہ بہت گروہون مین پھنستا رہا اور گروہ بھی اسقدر عمیق ہے کہ جن سے نکلنے کی صورت محال ہے چونکہ میرے ساتھ فضل الہی شامل حال تھا مجھکو ان گروہون سے ایسا نکالا جیسے مکھن سے بال اب مین ان گروہون کا ذکر کرونگا جسمین بہت سی مشکلات پیش آئین پہلے گروہ آریون کا تھا اسمین قریب چار سال تک رہا اور خوض کیا گیا لیکن اسکی تعلیم اسقدر بیہودہ اور بودی ہے مین کہتا ہون کہ کوئی شریف اور خاندانی آدمی اسکو ہرگز قبول نہین کریگا۔ بلکہ اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھکر دور بھاگیگا اول انکی وید کی تعلیم مین ایک مسئلہ نیوگ کا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسکی بانی کی خواہش یا تو دنیا کی آزادی کیلئے تھی یا نفسانی اسکو منظور تھی جس سے انکی مراد تھی کہ کوئی نفس پرست اہل سے بغیر خوف طرفی کے خالی نہ جاوے ایک بیگانہ کے ساتھ حکم دیدیا کہ نیوگ سے اولاد حاصل کرنا کار خیر اور ثواب کا کام ہے اسکی تشریح کرنی انسانیت سے بعید ہے۔ اسکا سلسلہ یہان چھوڑتا ہون دوسرے یہ کہ انہون نے نجات کو میعادی ٹھہرا دیا ہے اور تناسخ ہمیشہ کیلئے انکے گلے کا ہار قرار دیا گیا جس سے کبھی نجات نہین کیا ہے اور تناسخ کے ذریعہ خدا رحیم کریم کیطرف منسوب کرنا عقل سلیم تجویز کر سکتی ہے جس حالت مین پرمیشور کو ابدی نجات دینے کی قدرت تھی اور وہ سرب شکتیمان تھا۔ تو سمجھ مین نہین آتا کہ ایسا بخل اور ظلم کیون کیا کہ اپنی قدرت کے فیض سے بندون کو محروم رکھا اور اسپر یہ اعتراض اور بھی مضبوط ہوتا ہے جبکہ دیکھا جاتا ہے کہ ان روحون کو ایک طول طویل عذاب مین ڈالا ہے اور ہمیشہ کیلئے جو نہین بچ سکتے انکی قسمت مین لکھدی ہے وہ روحین پرمیشور کی مخلوق بھی نہین ہین اسکا جواب آریہ صاحبان یہ دیتے ہین کہ پرمیشور ہمیشہ کیلئے مکتی دینے پر قادر تو تھا سرب شکتیمان جو ہوا لیکن میعادی مکتی اسوجہ سے تجویز کی کہ سلسلہ تناسخ کا ٹوٹ نہ جاوے کیونکہ اس حالت مین روحین ایک تعداد مقررہ اندر مین اس سے زیادہ نہین ہو سکتین پس ایسی صورت مین اگر دائمی مکتی ہوتی تو جو نوکا سلسلہ قائم نہ رہ سکتا کیونکہ جو روح نجات ابدی پا کر مکتی خانہ مین گیا تو وہ گویا پرمیشور کے ہاتھ سے گئی۔ اور اس روزمرہ کی خرچ کا آخری نتیجہ ضرور یہ ہوتا تھا کہ ایکدن ایک دم ہی جو جونون کے ڈالنے کیلئے پرمیشور کے ہاتھ سے ریتی اور کسان یہ سلسلہ تمام ہو کر پرمیشور معطل ہو کر بیٹھ جاتا اور ایسی تعلیم جس کا ایک رتی جوئیں تنگی بن بیٹھ پرمیشور معطل ہو بیٹھا ذی عقل آدمی کب پسند کر سکتا ہے کہ یہ تعلیم خداوندی کی ہے اور یہ بودا سلسلہ انکا تھا۔ خلاصہ یہ کہ اس تعلیم کے سے نفرت پاکر جب پیر مین متلاشی حق ہو کر جستجو کی تو سکھون کے گروہ مین پھنس گیا سکھون کا اصول گرنتھ صاحب کی تعلیم ہے جب اسکو غور سے دیکھا جاتا ہے تو اسمین شک نہین کہ جو کلام باوا صاحب نے کہی ہے وہ بالکل پاک اور صاف اور شرک سے نفرت کرنیوالی ہے مگر بعد مین اب عرصہ گذرنے سے باوا گوبند صاحب کی اور تعلیم کو جو خاص باوا صاحب کی منہ مبارک سے نکلی ہوئی تھی الٹ پلٹ کر کے من گھڑت ڈھکوسلے اسمین داخل کر دئیے اور جہان جہان رسول کریم کی پیروی کی تاکید فرمائی تھی اسکو نکالکر بجائے اسکے ڈھکوسلے داخل کر دئیے مگر مین تو متلاشی راہ مستقیم تھا مجھکو ایکدم